Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ : ۵ جلد : ۱۵ | جمادی الاول ۱۴۳۲ھ اپریل/مئی 2011

مسلسل اشاعت کے ۴۹ سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

الحمد للہ! تحریکِ ناموسِ رسالت سو فیصد کامیاب ہو گئی

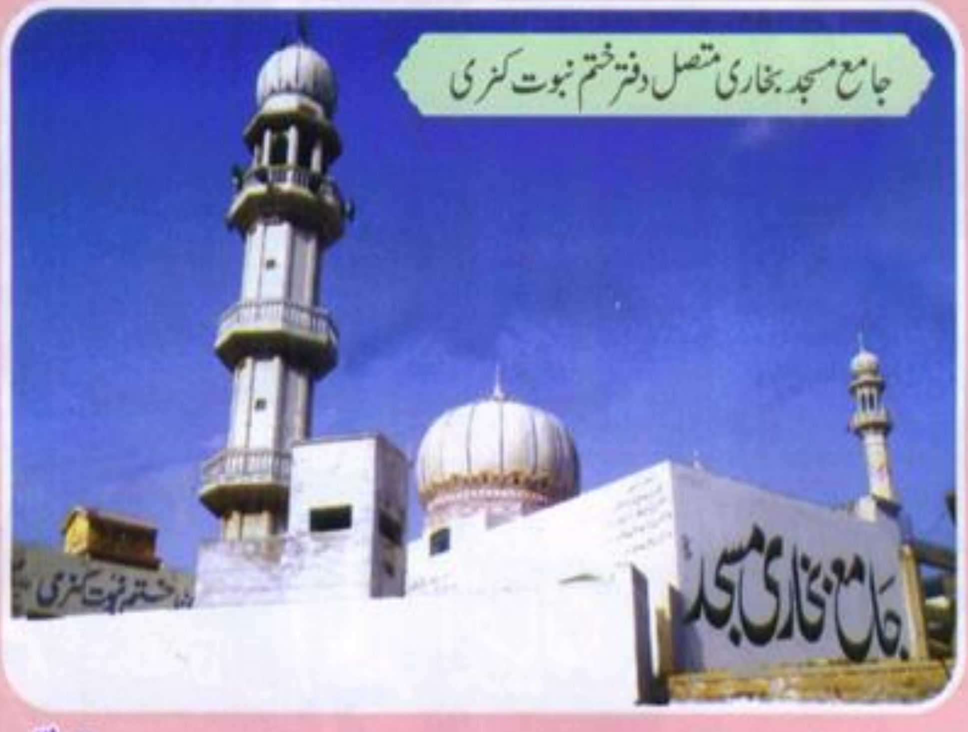

جامع مسجد بخاری متصل دفتر ختم نبوت کنزی

حکومتِ پاکستان کی طرف سے تحفظِ ناموسِ رسالت قانون سے متعلق تازہ فیصلہ کا مکمل متن و ترجمہ

اکابر کے فیصلوں پر اعتماد کیا جائے

مرزائیت کے ماخذ اور اصولِ مذہب

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ: ۵ ○ جلد: ۱۵

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سید احمد صاحب جلالپوریؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

زیر سرپرستی، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: شکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

الحمدللہ! تحریک ناموس رسالت کی سو فیصد کامیاب ہوگئی	مولانا اللہ وسایا	3

مقالات ومضامین

حکومت پاکستان کی طرف سے تحفظ ناموس رسالتؐ قانون سے متعلق تازہ فیصلہ کا مکمل ترجمہ	ادارہ	9
اکابر کے فیصلوں پر اعتماد کیا جائے	مولانا زاہد الراشدی	52

رد قادیانیت

مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب	مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوریؒ	55

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	57

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

الحمدللہ! تحریک ناموس رسالت کی سو فیصد کامیاب ہوگئی!

نومبر ۲۰۱۰ء کے آخری عشرے میں چک نمبر ۳ر اٹانوالی ضلع ننکانہ کی مسیحی خاتون کے خلاف سیشن جج شیخوپورہ کا فیصلہ آیا۔ ملک میں ایک بار پھر تحفظ ناموس رسالت کے خلاف مغربی این جی اوز، یہودی، مسیحی لابیاں، امریکہ اور ویٹی کن کے پوپ سمیت متحد ہوگئے۔ قانون کی منسوخی یا کم ازکم اس میں ایسی ترمیم کہ جس سے قانون کی افادیت ختم ہوجائے۔ ان کا ایجنڈا تھا۔ قانون ختم کرنے کے لئے مخالف قوتیں آندھی کی طرح نمودار ہوگئیں۔ اس کے نتیجہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسلام آباد ڈریم لینڈ ہوٹل میں آل پارٹیز کانفرنس طلب کی جس کے متعلق مولانا زاہد الراشدی لکھتے ہیں:

۱۵ر دسمبر ۲۰۱۰ء کو اسلام آباد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام تحفظ ناموس رسالتؐ کے مسئلہ پر آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن نے کی اور اس میں تمام مکاتب فکر اور دینی جماعتوں کے قائدین اور راہنماؤں نے شرکت کی۔ ایک عرصہ کے بعد مختلف مکاتب فکر کے راہنماؤں کا اس قدر بھرپور اور نمائندہ اجتماع دیکھنے میں آیا اور انشاء اللہ تعالیٰ قومی سیاست اور دینی جدوجہد پر اس کے دیرپا اثرات محسوس کئے جائیں گے۔ تمام راہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ تحفظ ناموس رسالتؐ اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت سمیت دستور کی تمام اسلامی دفعات کے خلاف سیکولر حلقوں کی مہم دراصل پاکستان کے اسلامی نظریاتی تشخص کو ختم کرنے اور اسے سیکولر ملک بنانے کی عالمی سازشوں کا حصہ ہے۔ اس لئے ان کوششوں کا متحد ہوکر مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے اور ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی طرح ایک بار پوری قوم کو کل جماعتی دینی فورم پر متحد کرنا وقت کا ناگزیر تقاضا ہے۔

اجلاس میں طے پایا کہ ’’تحریک ناموس رسالتؐ رابطہ کمیٹی‘‘ کے نام سے متحدہ پلیٹ فارم تشکیل دے کر تمام مکاتب فکر کو اس پر جمع کیا جائے گا۔ جمعیت علمائے پاکستان (نورانی گروپ) کے صدر جناب ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر رابطہ کمیٹی کے سربراہ ہوں گے اور یہ رابطہ کمیٹی آل پارٹیز کانفرنس میں شریک تمام جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔

آل پارٹیز کانفرنس میں ملک کے اسلامی نظریاتی تشخص، قومی خودمختاری، دستور کی اسلامی دفعات اور خاص طور پر تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون کے تحفظ کے لئے قومی سطح پر جدوجہد منظم کی جائے گی۔ جس کا آغاز ۲۴ر دسمبر ۲۰۱۰ء کو ملک بھر میں یوم احتجاج سے ہوگا۔ جبکہ ۳۱ر دسمبر کو پورے ملک میں شٹر ڈاؤن ہڑتال ہوگی اور

۹؍جنوری ۲۰۱۱ء کو کراچی میں عظیم الشان عوامی اجتماع ہوگا جس سے تمام مکاتب فکر کے قائدین خطاب کریں گے اور تحریک کے آئندہ لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔

ہم ایک عرصہ سے اس بات پر زور دیتے آرہے ہیں کہ عالمی استعمار کی یلغار سے نہ صرف پاکستان کی قومی خودمختاری اور ملکی سالمیت کو مسلسل خطرات لاحق ہیں۔ بلکہ پاکستان کا اسلامی تشخص اور پاکستانی قوم کا اسلامی عقیدہ وثقافت بھی اس کی زد میں ہے۔

جس کے لئے عالمی استعمار کے اہل کار ایک عرصہ سے ملک کے اندر سرگرم عمل ہیں۔ اس کا مقابلہ صرف دینی قوتیں کرسکتی ہیں اور اس کے لئے ان کا باہمی اتحاد اور مشترکہ فورم ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں گزشتہ ماہ کے دوران کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں جمعیت علمائے اسلام، عالمی مجلس احرار اسلام، ملی مجلس شرعی، جمعیت علمائے پاکستان اور جماعت اسلامی کے زیراہتمام نصف درجن کے لگ بھگ مشترکہ اجتماعات منعقد ہوئے۔ جن سے قومی وحدت اور ملی یکجہتی کے رجحانات کو فروغ حاصل ہوا اور سب سے آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۵؍دسمبر کو اسلام آباد میں منعقد ہونے والی مذکورہ آل پارٹیز کانفرنس نے ان تمام اجتماعات کے فیصلوں اور تجاویز کو عملی شکل دیتے ہوئے قومی سطح پر دینی جماعتوں کے مشترکہ محاذ کی تشکیل کا اعلان کردیا ہے جو ایک خوش آئندہ امر ہے اور ملک کا ہر محب وطن شہری اس پر اطمینان کا اظہار کرے گا۔

اس حوالہ سے ہماری اصل تجویز تو یہ تھی کہ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی طرز پر ''کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت'' کو بحال کیا جائے جو اپنا ایک مستقل ماضی اور تعارف رکھتی ہے اور ہم اس کے لئے مختلف کالموں میں گزارش کرتے آرہے ہیں۔ لیکن ''تحریک تحفظ ناموس رسالت رابطہ کمیٹی'' کے عنوان سے ایک نئے فورم کی تشکیل بھی بساغنیمت ہے اور ہم اس کا خیرمقدم کرتے ہوئے اس پیش رفت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم اور ان کے رفقاء کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ملک بھر کے دینی حلقوں سے ہماری گزارش ہے کہ وہ موجودہ ملکی حالات اور قومی صورتحال کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے ''تحریک تحفظ ناموس رسالت رابطہ کمیٹی'' اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ تاکہ دین، ملک اور قوم کے خلاف استعماری قوتوں کی سازشوں کا متحد ہوکر مقابلہ کیا جاسکے۔

(اداریہ ماہنامہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ جنوری ۲۰۱۱ء)

اجلاس کے فیصلوں پر عمل درآمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی میزبانی میں اسلام آباد کی اے پی سی نے فیصلہ کیا کہ ۲۴؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو پورے ملک میں یوم احتجاج منائیں اور ۳۱؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو ملک گیر ہڑتال کی جائے۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے روزنامہ اسلام کے ملک بھر کے ایڈیشنوں میں ۲۲، ۲۳؍دسمبر ۲۰۱۰ء میں ذیل کا اشتہار شائع کیا:

ملک بھر کی تمام دینی وسیاسی جماعتوں نے اس کے لئے جدوجہد شروع کی۔ اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام رفقاء نے بھی بھرپور محنت کی۔ الحمدللہ! پورے ملک میں مثالی طور پر یوم احتجاج کامیاب ہوا۔ ۳۱؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو ملک بھر میں عدیم النظیر ہڑتال ہوئی۔ اس سے ملک کے اندر تحریک ناموس رسالتؐ کے حوالے سے فضاء بنی۔

۸؍جنوری ۲۰۱۱ء کو کراچی میں جمعیت علمائے اسلام پاکستان کی میزبانی میں آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی۔ تمام مکاتب فکر، تمام مسالک کی تمام قابل الذکر جماعتیں مذہبی وسیاسی قیادت جمع ہوئی۔ ۹؍جنوری ۲۰۱۱ء کو کراچی میں جلسہ عام تھا۔ پورے کراچی کے درودیوار گواہ ہیں کہ ہر جماعت نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے محنت کی۔ ایک لاکھ سے زائد ہیڈ بل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے تقسیم کئے۔ ستر ہزار روپے سے زائد کے بینرز اور فلیکس شہر بھر میں لگوائے گئے۔ ۹؍جنوری کو جلسہ عام ہوا۔ کراچی کی تاریخ کا عظیم ترین جلسہ تھا۔ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجزن تھا۔ کراچی کے جلسہ عام میں اعلان کیا گیا کہ ۲۹؍جنوری ۲۰۱۱ء کو لاہور میں جماعت اسلامی کی میزبانی میں اے پی سی اور ۳۰؍جنوری ۲۰۱۱ء کو لاہور میں ریلی وجلسہ ہوگا۔

کراچی کی ریلی وکانفرنس کے بعد فقیر راقم، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد عرفان نے لاہور میں کیمپ لگالیا۔ ہر روز لاہور میں مختلف مقامات پر کئی کئی بیانات واجتماع ہوئے۔ قصور، شیخوپورہ، ننکانہ میں ضلعی کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں جمعہ کے اجتماعات رکھے گئے۔ گوجرانوالہ میں مولانا محمد عارف، سیالکوٹ میں مولانا فقیر اللہ اختر پوری جماعت کی قیادت میں سرگرم ہوگئے۔ سرگودھا ڈویژن میں مولانا محمد اکرم طوفانی نے بمع اپنی پوری جماعت کے دن رات اس کام کے لئے وقف کئے رکھے۔ راولپنڈی ڈویژن میں مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا زاہد وسیم، مولانا قاضی مشتاق الرحمٰن اور دیگر جماعتی احباب نے اپنے ایمان کا تقاضا سمجھ کر کوشش کی۔

۳۰رجنوری کی ریلی

چنانچہ راولپنڈی سے ستر بسوں کا قافلہ مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، سرگودھا سے تیس سے زائد بسوں کا قافلہ مولانا محمد اکرم طوفانی کی قیادت میں لاہور کی ریلی میں شامل ہوا۔ یہ صرف دو شہروں کی رپورٹ ہے۔ اسی طرح صادق آباد سے اٹک تک مولانا رشید احمد لدھیانوی کنوینر تحریک ناموس رسالت پنجاب نے دن رات ایک کردیئے۔ ہر ایک جماعت نے مقدور بھر محنت کی۔ ۲۹رجنوری کو جماعت اسلامی کے مرکز منصورہ میں اے پی سی منعقد ہوئی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۱۹رفروری ۲۰۱۱ء کو پشاور میں اے پی سی جمعیت علمائے اسلام کی میزبانی میں منعقد ہوگی۔ ۲۰رفروری کو جلسہ عام ہوگا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کی پوری قیادت حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی قیادت میں متحرک ہوگئے۔ اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی نے پشاور جاکر تبلیغی جدوجہد شروع کردی۔

ادھر ۳۰رجنوری کو لاہور میں جلسہ عام ہوا۔ لاہور کے درودیوار عشق رسالت مآب ﷺ کی فضاؤں سے گونجنے لگے۔ جلسہ عام کیا تھا۔ پورے پنجاب کی تمام دینی قیادت وسیاسی سیادت جمع ہوگئی۔ دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی، اہلحدیث، حنفی، ن لیگ، ق لیگ، تحریک انصاف، علماء مشائخ، شیوخ حدیث، سیاسی قائدین۔ غرض تمام امت ناموس رسالت کے جھنڈے تلے جمع ہوگئی۔ جلسہ عام ہوا اور مثالی طور پر کامیاب ہوا۔

پیدل مارچ

اس تحریک میں اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے بہت سارے مناظر ایسے دیکھنے نصیب ہوئے جنہوں نے ماضی کی محبتوں کی داستانوں کو حقیقت کا روپ دے دیا۔ ہڑپہ سے جناب حاجی محمد رمضان بگھیلا کی قیادت میں ایک قافلہ نے ہڑپہ سے لاہور تک کا پیدل مارچ کیا۔ تین راتیں سفر میں گزریں۔ انہوں نے اپنے آبلہ ہائے پاء سے حکومت پر واضح کردیا کہ ناموس رسالت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی خندہ پیشانی سے دینے کے لئے امت تیار ہے۔

لاہور کے کامیاب پروگرام کے بعد جیسا کہ گزشتہ لولاک کے اداریہ میں عرض کیا تھا کہ ''برف پگھل رہی ہے'' چنانچہ قائد جمعیت، تحریک ناموس رسالت کے روح رواں حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب صدر مملکت کی دعوت پر ملاقات کے لئے تشریف لے گئے تو انہوں نے مژدہ سنایا کہ وزارت قانون نے سمری بھیجی تھی۔ اسے وزیراعظم نے منظور کرلیا ہے۔ چنانچہ صدر مملکت کے فون کرنے پر وزیراعظم نے حضرت مولانا فضل الرحمٰن کو دعوت دی۔ آپ وہاں تشریف لے گئے۔ وزیراعظم نے وزیراعظم سیکرٹریٹ کی طرف سے منظور کردہ فائل آپ کے سپرد کی۔ یہ سمری ۸رفروری ۲۰۱۱ء کی منظور کردہ ہے۔ چنانچہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے وہ سمری مولانا صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب کو بھجوائی۔ ڈاکٹر صاحب نے ۱۰رفروری ۲۰۱۱ء کو اسلام آباد میں تحریک ناموس رسالت کمیٹی کا اجلاس منعقد کیا۔ جس میں کمیٹی کے ارکان کے علاوہ نامور قانون دانوں نے بھی شرکت کی۔ وزارت قانون کی سمری کے ایک ایک حرف کو زیر غور لایا گیا۔ تمام حضرات کی متفقہ رائے ہوئی کہ سمری میں یہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ:

۱...... آسیہ کیس عدالتی طریقہ کار کے مطابق چلے گا۔

۲...... شیریں رحمان کا بل واپس

۳...... قانون ناموس رسالت میں کسی قسم کی ترمیم یا تنسیخ نہ ہوگی جہاں تک اقلیتی امور وزارت داخلہ کی رپورٹیں تھیں ان سب کو مسترد کردیا گیا۔

یہ اتنی بڑی کامیابی تھی کہ اس پر اللہ رب العزت کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

چنانچہ ۱۰رفروری ۲۰۱۱ء کے اجلاس میں طے ہوا کہ ۱۱رفروری جمعہ کے دن بعد از عشاء منصورہ میں تحریک ناموس رسالت میں شامل تمام جماعتوں کا سربراہی اجلاس ہو اور اس میں اس کمیٹی کی رائے کو پیش کرکے مرکزی قیادت تحریک کے جاری رکھنے یا کامیابی پر ختم کرنے کا اعلان کرے۔

چنانچہ پروگرام کے مطابق ۱۱رفروری کو اجلاس ہوا۔ اس میں تحریک میں کامیابی پر پوری قوم کو مبارک باد دی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نمائندگان نے اپنے امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی ہدایت کے مطابق اجلاس کے سامنے یہی رائے رکھی کہ کمیٹی برقرار رکھی جائے۔ تاکہ وہ اس سمری پر عمل درآمد سے باخبر رہے۔ البتہ تحریک کا کامیاب ہونے کے باعث اختتام کا اعلان کردیا جائے۔ کم وبیش تمام جماعتوں کے نمائندگان کی یہی رائے تھی۔

چنانچہ اعلان کیا گیا کہ ۱۹رفروری ۲۰۱۱ء کی اے پی سی اور ۲۰رفروری کا جلسہ عام وریلی پشاور عدم ضرورت کے باعث منسوخ کی جاتی ہیں۔ البتہ ۱۸رفروری کے جمعہ کو یوم تشکر کے طور پر منایا جائے گا۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ذیل کا اشتہار روزنامہ اسلام میں شائع ہوا:

قارئین کرام! ہر وہ شخص جس نے اخلاص کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیا۔ وہ سب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ بغیر کسی ابتلاء کے اللہ رب العزت نے سو فیصد کامیابی سے سرفراز فرمایا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر بننے کے بعد یہ پہلی تحریک تھی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے آپ کی قیادت باسعادت میں بھرپور حصہ لیا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے کامیابی سے سرفراز فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ۱۵ر دسمبر کو اسلام آباد، ۸ر جنوری کو کراچی، ۲۹ر جنوری کو لاہور کی اے پی سی میں بذات خود تمام تر عوارضات کے باوجود شرکت فرمائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر نے اسلام آباد وکراچی کے اجلاسوں میں شرکت فرمائی۔ ان اکابر کی سرپرستی میں اس کامیابی پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اللہ رب العزت کے حضور جبین نیاز شکر بجالاتی ہے۔

خانقاہ سراجیہ

قارئین کرام! ایک اور بھی سنئے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہ کی رحلت کے بعد یہ پہلی تحریک تھی جس میں خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ خلیل احمد صاحب اور آپ کے برادر گرامی حضرت صاحبزادہ سعید احمد صاحب نے اسلام آباد کی اے۔ پی۔ سی میں شرکت کی۔ محترم صاحبزادہ سعید احمد صاحب نے لاہور کی ریلی کے لئے اپنے علاقہ میں بھرپور محنت کر کے اپنے والد گرامی حضرت قبلہؒ کی روح پرفتوح کو خوش کیا کہ خانقاہ سراجیہ کی بستی سے اپنے خرچہ پر دو بسوں کا قافلہ لے کر لاہور کے جلسہ میں شریک ہوئے۔

قارئین کرام! یقین فرمائیے کہ اس تحریک نے ایک بار پھر دینی ماحول کو زندہ جاوید بنادیا ہے۔ اللہ رب العزت اس فضاء کو برقرار رکھنے کی توفیق دیں۔ آمین!

یَاحَیُّ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یَا قَیُّوْم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌo اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌo

سیرت نبوی ﷺ پر عمل کی نیت سے ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ کی تالیف ''اسوۂ رسول اکرم ﷺ'' کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

خصوصی گزارش: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے والے حضرات سے حرم کعبہ اور روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام پیش کرنے کی درخواست ہے

نیک بنو، نیکی پھیلاؤ / شیخ محمد عاطف پوری، اوکاڑہ Email:Muhammadatif78692@ovi.com

حکومت پاکستان کی طرف سے ’’تحفظ ناموس رسالت‘‘

قانون سے متعلق تازہ فیصلہ کا مکمل ترجمہ!

نیشنل اسمبلی، وفاقی وزارت داخلہ، وفاقی وزارت خارجہ، وفاقی وزارت اقلیتی اموراور دیگر ملکی وغیرملکی اداروں وشخصیات نے وزیراعظم پاکستان کو اپنی اپنی طرف سے خطوط لکھے اور یادداشتیں بھجوائیں۔ وزیراعظم پاکستان نے وفاقی وزرائے قانون وپارلیمانی امورکووہ تمام موادبھجوا کران کی رائے مانگی۔ وفاقی وزارت قانون سے ان تمام امور پر تفصیل سے غورکرنے کے بعد ایک تفصیلی سمری تیار کر کے وزیراعظم پاکستان کو بھجوائی۔ وزیراعظم نے سمری پر دستخط کر کے اسے قانونی حیثیت دے دی۔ ذیل میں اس سمری کا مکمل ترجمہ پیش خدمت ہے۔ یہ ترجمہ پروفیسر ڈاکٹرعتیق الرحمٰن فیصل نے لکھا ہے۔ادارہ!

ناموس رسالت قوانین کا مختلف حوالوں سے ایک مکمل جائزہ

(انبیاء علیہم السلام کے متعلق قوانین کا جائزہ)

وزیراعظم پاکستان، وزارت قانون، انصاف وپالیمانی امور کی طرف سے پیش کی گئی تجاویز کو(ناموس رسالت قانون کے حق میں) بخوشی منظور کرتے ہیں اوراس سلسلے میں متعلقہ وزارتوں کو قابل عمل تجاویز کے متعلق ہدایت جاری کی جارہی ہیں۔

دستخط: خوشنوداخترلاشاری
پرنسپل سیکرٹری وزیراعظم پاکستان
۸رفروری ۲۰۱۱ء

پاکستان میں قوانین رسالت کے متعلق سوالات کا تفصیلی جائزہ

حال میں طرح طرح کے مختلف خطوط،مختلف افراد،تنظیموں اور غیرملکیوں کی طرف سے محترم وزیراعظم پاکستان کو لکھے گئے ((حوالہ PM.SECRETARIAT 4.0.NO.5 FS/2010/80)، (بتاریخ ۳۰ردسمبر ۲۰۱۰ء آسیہ بی بی کیس) اورمختلف حوالہ جات جو کہ وزارت داخلہ کی طرف سے (بحوالہ لیٹرنمبر 4.0/7/32/2010 Ptns dated 8/12/2010)وزارت عظمیٰ کو بھجوائے گئے۔ یہ سب خطوط سزایافتہ آسیہ نورین کے متعلق لکھے گئے ہیں۔ جیسے کہ ایک معروف ترین عدالت نے سزا سنائی۔ اب ایک اور ریفرنس قانون رسالت میں ترمیم کے حوالے سے اقلیتی امور کی وزارت کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔

۲...... وزارت خارجہ کی طرف سے وزارت عظمیٰ کو اسی اشو پر ایک ریفرنس (بتاریخ ۲۳/نومبر ۲۰۱۰ء DG(Americas-2010) بھجوایا گیا۔

۳...... شیری رحمٰن (M N A) کی طرف سے پیش کئے گئے ترمیمی بل قانون رسالت (Amendment Law 2010) کو سیکرٹریٹ نیشنل اسمبلی نے وزارت عظمیٰ کو بحث اور تبصرے کے لئے بھجوایا۔ موصوفہ پینل کوڈ اور کریمنل لاء برائے قانون رسالت ۱۸۶۰ء (جو کہ پاکستانی قانون کا حصہ ہے) اور اس کے ساتھ ساتھ ۱۸۹۸ء کے کوڈ آف کریمنل لاء میں ترمیم چاہتی تھی۔

زیر دستخطی (محترم وزیراعظم صاحب) کو آگاہ کیا گیا کہ MNA شیری رحمٰن نے اس ارادے سے نوٹس دیا ہے کہ قانون رسالت کے بل میں ترمیم کر کے ترمیمی قانون رسالت متعارف کروایا جائے۔ (Amendment Law 2010) یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ (شیریں رحمٰن کی طرف سے) پیش کئے گئے بل کی موزونیت کے حوالے سے فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے (PLD1991 فیڈرل شریعت کورٹ 10) کی روشنی میں وزارت قانون، انصاف و پارلیمانی امور کی مفصل رائے لی جائے۔

۴...... اس معاملے کی حساسیت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے وزارت قانون، انصاف اور پارلیمانی امور نے اس معاملے کا جائزہ قرآن وحدیث (ارشادات نبوی) اور پاکستان میں نافذ العمل قانون رسالت (پینل کوڈ295-C-1860) اور اسی طرح اس قانون کا دوسرے ملکوں میں نافذ العمل ہونے کے حوالے سے تفصیلی جائزہ لیا ہے۔

۵...... پرائیویٹ ممبر بل (جو کہ شیری رحمٰن MNA کی طرف سے نیشنل اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے) پر حالیہ بحث کے حوالے سے جو کہ قانون رسالت سے متعلق ہے۔ قومی اسمبلی سیکرٹریٹ نے پہلی دفعہ اس سوال کا جواب فیڈرل شریعت کورٹ (PLD 1991.FSC P-10) کے فیصلے کی مسلمہ حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے پہلے ہی اس کو بلند ترین حیثیت میں منظور کیا ہوا ہے اور اس کو اسی اسلامی تصریحات (قرآن وحدیث کے مطابق) لاگو کیا ہوا ہے۔

آج بھی یہ قانون اور فیصلہ اسی طرح رائج ہے۔ آئین پاکستان کے تحت یہ قانون پہلے ہی سے بالوضاحت موجود تھا کہ قانون کے کسی بھی حصے یا شق کے متعلق کوئی فورم تشکیل دیا جائے کہ آیا یہ اسلامی تصریحات سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں۔ یہ اختیارات فیڈرل شریعت کورٹ کو (203-D اسلامک ریپبلک آف پاکستان کے قانون کے مطابق) دیئے گئے ہیں اور اس آرٹیکل کا متن نیچے دیا گیا ہے اور اس معاملے میں کسی بھی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

شریعت کورٹ کے آئینی حدود واختیارات

’’شریعت کورٹ از خود نوٹس لے کر یا پاکستان کے کسی شہری یا وفاقی یا صوبائی حکومت کی رٹ پر اس سوال کا جائزہ لے سکتی ہے اور فیصلہ دے سکتی ہے کہ آیا کہ وہ قرآن وسنت اور اسلامی تصریحات کے مطابق ہے یا نہیں۔‘‘

۶...... بلاشبہ پاکستان کی پارلیمنٹ کو قوانین کی تشریح، ترمیم اور تنسیخ کے وسیع تر اختیارات ہیں۔ لیکن

اس کے ساتھ ساتھ پارلیمانی روایات اور ٹھوس آئینی روایات کے مطابق یہ قانون جو کہ پارلیمنٹ نے رائج کیا ہے اور کئی عشروں سے موجود رہا ہے اور عدلیہ کی انتہائی گہرے جائزے اور جانچ پڑتال میں رہا ہے اور اس سلسلے میں انتہائی آئینی تجزیئے میں رہا ہے۔ رہا پیش کردہ ترمیمی بل جس کو زبانی طور پر متعلقہ ممبر نے واپس لے لیا ہے اور اس بل کی واپسی کے سلسلے میں ممبر نے کہیں بھی انکار نہیں کیا ہے۔ قانون رسالت جو کہ دیئے گئے پیراگرافس میں بحث کیا گیا ہے۔ جسے پہلے ہی وفاقی شرعی عدالت نے (شق 2 آرٹیکل 203-D) میں جائزہ لیا ہے اور پہلے ہی اس کا فیصلہ کیا ہے کہ یہ قانون (قانون رسالت) عین اسلامی تصریحات کے مطابق ہے اور اعلان کر دیا ہے کہ اس کی سزا اسلامی تصریحات (احکامات) کے عین مطابق ہے۔ اس لئے متذکرہ بالا قانون رسالت کا نظر ثانی شدہ سزا کا ترمیمی بل ۲۰۱۰ء جسے شیریں رحمٰن نے اسمبلی میں پیش کیا تھا۔ اسے مسترد کیا جاتا ہے۔

ے...... قرآن پاک سے اس سلسلے میں چند آیات کا نیچے حوالہ دیا گیا ہے۔

آیت نمبر:۱

”اور بعض ان میں بدگوئی کرتے ہیں۔ نبی کی اور کہتے ہیں کہ یہ شخص سننے والا ہے تو کہہ سننے والا ہے تمہارے بھلے کے واسطے یقین رکھتا ہے اللہ پر، اور یقین کرتا ہے مسلمانوں کی بات کا اور رحمت ایمان والوں کے حق میں تم میں سے اور جو لوگ بدگوئی کرتے ہیں اللہ کے رسول کی ان کے لئے عذاب ہے دردناک۔“ (توبہ:۶۱)

آیت نمبر:۲

”وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔“ (الاحزاب:۵۷)

آیت نمبر:۳

”اے ایمان والو! اپنی آواز میں اپنے نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور بات کرتے ہوئے تم نہ چیخو۔ ان کے پاس جیسے بعضے تم میں سے آپس میں چیختے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں اور تمہیں خبر (شعور) بھی نہ ہو۔“ (الحجرات:۲)

آیت نمبر:۴

”تم پیغمبر کی دعا کو اپنے بعض لوگوں کی دعا کی طرح نہ سمجھو۔ اللہ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے۔ جو نظریں چرا کر اپنے آپ کو چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو کہ احکامات کو نظر انداز کرنے کی سازش کرتے ہیں جانتا ہے۔ خبردار ہو کہ ان کو غم اور دردناک عذاب پہنچے۔“ (النور:۶۳)

آیت نمبر:۵

”تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی عزت کرو اور اس کی قدر کرو اور اس کی تعریف کرو۔ صبح و شام۔“ (الفتح:۹)

آیت نمبر:۶

’’اے ایمان والو! تم پیغمبر کے گھروں میں طعام کے لئے بلا اجازت داخل نہ ہو۔ لیکن اگر تمہیں دعوت دی جائے تو داخل ہونا اور جب کھانا ختم ہو جائے۔ تب چلے جاؤ اور گفتگو کے سلسلہ میں زیادہ دیر وہاں مت ٹھہرو۔ یہ بات نبی کریم ﷺ کے لئے باعث تکلیف ہوتی ہے اور وہ تمہارے وہاں جانے پر عار محسوس کرتے ہیں۔ لیکن اللہ اس حق کے کہنے میں عار محسوس نہیں کرتا اور جب تم کوئی چیز حضور ﷺ کی ازواج مطہرات سے پوچھنا چاہو تو اسے پردے کے پیچھے سے پوچھو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے اطہر ہے۔ نبی کریم ﷺ کو تکلیف (ایذا) پہنچانا نامناسب ہے (اس بات کی اجازت نہیں) انہیں نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے (کسی سے بھی) ان کی زندگی کے بعد بھی نکاح کی اجازت نہیں۔ یہ اللہ کے نزدیک بہت گناہ کی بات ہے۔‘‘ (الاحزاب:۵۳)

آیت نمبر:۷

’’وہ لوگ جو اللہ اور اس کے پیغمبر کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ بہت ہی ذلیل لوگوں میں سے ہوں گے۔‘‘

(المجادلہ:۲۰)

آیت نمبر:۸

’’بے شک اے نبی تمہارا دشمن دم کٹا ہے۔‘‘ (الکوثر:۳)

آیت نمبر:۹

’’وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو قتل کر دیا جائے گا یا ان کو پھانسی (صلیب چڑھانا) دے دی جائے گی اور ان کے ہاتھ اور پاؤں (متبادل سمتوں سے) کاٹ دیئے جائیں گے۔ یا انہیں وہاں سے (اس جگہ سے) نکال دیا جائے گا۔ پس دنیا میں بھی ان کے لئے ذلت ہے اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔‘‘ (المائدہ:۳۳)

آیت نمبر:۱۰

’’اگر وہ عہد کے بعد اپنے عہد سے پھر جائیں اور تمہارے دین پر طعن و تشنیع کریں تو کفار کے سرداروں سے قتال کرو۔ کیونکہ ان کا کوئی ایمان نہیں۔ کیونکہ وہ پھرنے (اپنے عہد سے) والے ہیں۔‘‘ (التوبہ:۱۲)

(اب کچھ حوالہ جات احادیث سے درج ذیل ہیں)

حدیث نمبر:۱

’’حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن حضور ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور وہ اپنے سر پر خود پہنے ہوئے تھے جب انہوں نے اسے اتارا۔ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ ابن خطل غلاف کعبہ سے چمٹ رہا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو قتل کر دو اور مالکؒ نے بیان کیا کہ اس دن حضور ﷺ احرام کی حالت میں نہیں تھے اور اللہ بہتر جانتا ہے۔‘‘ (صحیح بخاری ج۵ باب۵۸۲ ص۲۰۵،۲۰۶)

حدیث نمبر:۲

’’نبی کریم ﷺ نے فرمایا (جابر بن حیانؓ سے) کہ کعب بن اشرف (یہودی) کو مارنے کے لئے کون تیار ہے؟ محمد بن مسلمہؓ نے عرض کیا۔ ’’کیا آپؐ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے مار ڈالوں۔‘‘ تو نبی کریم ﷺ نے اجازت دی۔ (ہاں کہی) تو مجھے یہ کہنے کی اجازت دی کہ میں جب چاہوں اسے قتل کردوں۔ نبی کریم ﷺ نے اجازت عطاء فرمائی۔‘‘ (صحیح بخاری ج۴ باب۱۷۱ص۱۰۸)

حدیث نمبر:۳

’’حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے انصار میں سے کچھ لوگوں کو ابورافع (یہودی) کے قتل کے لئے بھیجا اور عبداللہ بن عاتکؓ کو ان کا امیر بنایا۔ ابورافع نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا تھا اور آپؐ کے دشمنوں کی مدد کرتا تھا۔ وہ حجاز کی سرزمین میں ایک قلعے میں رہتا تھا۔ جب سورج غروب ہونے کے بعد اس کے قلعے تک پہنچے اور تب لوگ اپنا سامان اپنے گھروں میں (واپس) لا چکے تھے۔ تو عبداللہ بن عاتکؓ اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ اور میں گیٹ کے دربان سے گیٹ میں داخل ہونے کے لئے کوئی حربہ کروں گا تو عبداللہؓ قلعے کی طرف روانہ ہوئے اور جب دروازے پر پہنچے تو انہوں نے اپنے آپ کو قصداً کپڑوں میں ڈھانپ لیا۔ تاکہ دربان انہیں (وہیں کا سمجھتے ہوئے) اندر بلالے۔ لوگ اندر جا چکے تھے اور دربان نے عبداللہؓ کو (قلعے کے خدام) میں سے سمجھتے ہوئے کہا۔ او اللہ کے بندے۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو اندر داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ میں گیٹ بند کرنا چاہتا ہوں۔ عبداللہؓ نے اپنی کہانی میں اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ میں قلعے میں داخل ہو گیا اور اپنے آپ کو چھپا لیا۔ جب لوگ اندر داخل ہوگئے تو دربان نے دروازہ بند کر لیا اور چابیاں لکڑی کی ایک کھونٹی سے لٹکا دیں۔ میں اٹھا اور چابیاں لے کر میں نے دروازہ کھول دیا۔ کچھ لوگ رات کے وقت ابورافع کے ساتھ خوشگوار رات گذارنے کے لئے اس کے کمرے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ جب اس کے ساتھی رات کی تفریح کے بعد چلے گئے تو میں اس کی طرف چڑھا اور جب میں نے ایک دروازہ کھولا تو اسے اندر سے بند کر دیا۔ میں نے اپنے آپ سے کہا۔ کیا ان لوگوں کو میری موجودگی کا پتہ چلنا چاہئے۔ وہ مجھے اس کو قتل کرنے تک نہیں پکڑ سکیں گے۔ تب میں اس تک پہنچ گیا اور اسے اپنے خاندان کے درمیان تاریک کمرے میں سوئے ہوئے پایا۔ لیکن میں اس کی موجودگی کی صحیح جگہ کو نہ پاسکا۔ اس لئے میں زور سے چلایا۔ ’’اے ابورافع‘‘ ابورافع نے کہا کون ہے۔ میں اس آواز کی سمت چل پڑا اور تلوار سے اس پر وار کیا۔ لیکن میں اس پریشانی کے سبب اسے قتل نہ کر سکا وہ زبردست چلایا اور میں مکان سے باہر آگیا اور چند لمحے اس کا انتظار کیا اور تب دوبارہ اس کی طرف گیا۔ اے ابورافع یہ کیسی آواز (شور) ہے؟ ابورافع نے کہا۔ تمہاری ماں (خوار) ہو۔ ایک آدمی میرے گھر میں داخل ہوا اور تلوار سے مجھ پر وار کیا۔ میں نے اسے اور شدت سے تلوار ماری۔ لیکن اسے قتل نہ کر پایا۔ پھر میں نے تلوار کو اس کے پیٹ میں اتنا دبایا کہ اس کی کمر تک جا پہنچی۔ پھر مجھے احساس ہوا کہ اب میں نے اسے مار ڈالا ہے۔ میں نے ایک ایک کر کے دروازے کھولے اور پھر میں سیڑھیوں تک پہنچ گیا۔ (آخری سیڑھی تک) اور میں نے سمجھا میں آخری سیڑھی تک پہنچ گیا ہوں۔ میں نے باہر قدم رکھا۔ مگر

پڑا اور چاندنی رات میں میری ٹانگ ٹوٹ گئی۔ میں نے ٹانگ کو اپنی پگڑی سے باندھ لیا اور آگے روانہ ہوا اور دروازے پر جا بیٹھا اور کہا کہ آج رات میں نہیں باہر جاؤں گا۔ جب تک یہ نہ جان لوں کہ وہ مر چکا ہے۔ اگلے دن صبح (مرغ کے اذان کے وقت) موت کا اعلان کرنے والا دیوار پر کھڑا اعلان کر رہا تھا کہ میں ابورافع جو کہ حجاز کا سوداگر ہے۔ اس کی موت کا اعلان کرتا ہوں۔ پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا اب ہم اپنے آپ کو بچائیں۔ کیونکہ اللہ نے ابورافع کو مار دیا ہے۔ اس کے بعد میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا اور پاک پیغمبرؐ کے پاس پہنچ کر پورا قصہ عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ''اپنی ٹوٹی ہوئی ٹانگ کو باہر نکالو۔'' میں نے اسے باہر نکالا آپؐ نے اسے ملا تو یہ ایسے ٹھیک ہوگئی۔ جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ (یعنی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں)''

(صحیح بخاری ج ۵ باب نمبر ۱۷ ۳ ص ۲۵۱، تا ۲۵۳)

حدیث نمبر: ۴

''حضرت عمیرؓ بن امیہ سے مصدقہ روایت ہے کہ اس کی مشرکہ بہن اسے تنگ کیا کرتی تھی۔ جب وہ حضورﷺ سے ملتا تو وہ (ان کے سامنے) حضورﷺ کو گالیاں دیتی تھی۔ آخر کار ایک دن اس (حضرت عمیرؓ) نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بیٹے چلائے اور کہا ہم ان قاتلوں کو جانتے ہیں جنہوں نے ہماری ماں کو قتل کیا ہے اور ان لوگوں کے والدین مشرک (کافر) ہیں۔ حضرت عمیرؓ نے سوچا کہ اس عورت کے بیٹے غلط آدمیوں کو قتل نہ کر دیں۔ وہ نبی کریمﷺ کے پاس آئے اور تمام صورتحال عرض کی۔ رسول اللہﷺ نے کہا، کیا تم نے اپنی بہن کو کیوں قتل کر دیا ہے؟ حضرت عمیرؓ نے عرض کی وہ مجھے آپ کے متعلق تکلیف پہنچاتی تھی۔ نبی کریمﷺ نے اس عورت کے بیٹوں کو بلوایا اور قاتلوں کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے قاتلوں کے بارے میں کچھ اور لوگوں کے نام لئے۔ نبی کریمﷺ نے انہیں اطلاع دی اور اعلان کیا کہ اس (عورت) کا قتل ٹھیک ہوا ہے۔'' (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۵ ص ۲۶۰)

(جیسا کہ یہ PLD 1991-FSC10 میں رپورٹ شدہ ہے)

حدیث نمبر: ۵

''حضرت عکرمہؓ سے مستند روایت ہے کہ ایک شخص نے حضورﷺ کو گالی دی تو پاک پیغمبرﷺ نے فرمایا مجھے اس دشمن کے خلاف کون مدد دے گا۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا میں۔ تب حضرت زبیرؓ اس سے لڑے اور اسے مار ڈالا۔ نبی کریمﷺ نے اسے یہ نیکی عطاء فرمائی۔'' (PLD 1991 FSC10/25 میں رپورٹ کی گئی)

حدیث نمبر: ۶

''عبداللہ بن محمدؓ سے سفیان بن عیینہ سے اور عمرؓ سے (ان تمام حوالوں سے) حضرت جابرؓ نے روایت کی ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ کون کعب بن اشرف کو قتل کرے گا۔ کیونکہ پیغمبرﷺ کو بہت ستایا ہے۔ محمد بن مسیلمہ نے دریافت کیا۔ اے اللہ کے پیغمبر کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے قتل کروں؟ تو آپؐ نے فرمایا ہاں اور انہوں نے اسے مار ڈالا۔'' (صحیح مسلم کتاب الجہاد ۲۱۵۸)

حدیث نمبر: ۷

’’یہ بیان کیا گیا ہے۔ فتح مکہ کے بعد حضورﷺ عام معافی کا اعلان کر چکے تو آپؐ نے ابن خطل اور اس کی کنیزوں کو جو کہ نبی کریمﷺ کے متعلق گستاخانہ شاعری کرتی تھیں۔ ان کے قتل کا حکم فرمایا۔‘‘

(الشفاء از قاضی عیاض ج۲ ص۵۸۴)

(PLD 1991 FSC10 میں رپورٹ کیا گیا ہے)

سیکشن ۲۹۵۔سی

پاکستان کے پینل کوڈ (تعزیرات پاکستان) اسی قانون سے متعلق ہے جو کہ زیر بحث ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ سیکشن ۲۹۵۔سی ۱۸۶۰ء پر اور کورٹ کے مجوزہ چارج پر بھی طائرانہ نظر ڈال لی جائے۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

۲۹۵۔سی قانون کی تشریح

گستاخانہ الفاظ کا استعمال (نبی کریمؐ یا انبیاء علیہم السلام کے متعلق)

’’جو شخص الفاظ کے ذریعے جو بولے گئے یا تحریر کئے گئے یا ظاہری نقوش کے ذریعے یا کسی بہتان کے ذریعے یا طعن آمیزی کے ذریعے یا خوشامد کے ذریعے بالواسطہ یا بلاواسطہ ہو پاک پیغمبرؐ کے مقدس نام کی بے حرمتی کرتا ہے۔ اسے سزائے موت دی جائے گی۔ یا عمر قید دی جائے گی اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔‘‘ توہین رسالت پر مندرجہ ذیل چارج کورٹ آف سیشن وغیرہ کی طرف سے (اس نیچے دی گئی شکل کے مطابق چارج لگایا جائے گا)

توہین رسالت کے مرتکب مجرم پر قانونی عدالتی چارج

’’یہ کہ تم نے فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کو لکھ کر یا خطاب کرتے ہوئے ان الفاظ کا یا ظاہری نقوش یا بہتان کا ذکر کیا جو کہ اس نے جان بوجھ کر اور بدنیتی کے ارادے سے پاک پیغمبر محمدﷺ کے مقدس نام کی بے حرمتی کی ہے۔ ایسے نازیبا تاثرات (الفاظ) استعمال کئے۔ اس طرح تم اس جرم کے مرتکب ہوئے اور اس طرح پاکستان پینل کوڈ ۱۸۶۰ء کی شک ۲۹۵۔سی کے مطابق سزا (سزائے موت اور عمر قید اور جرمانہ) کے مستحق ہوئے۔‘‘

اور میری (جج) کی ہدایت پر اس الزام کی ٹرائل عدالت کے ذریعے کی گئی۔

متذکرہ بالا قرآنی آیات اور پاک پیغمبر کی روایات سے عیاں ہے کہ قرآن وسنت اور پاکستان کے آئین کے مطابق ناموس رسالت کی بے حرمتی پر سزائے موت مقرر کی گئی ہے اور دستور پاکستان میں ایسے الفاظ کو استعمال کرنے سے جو کہ عملاً اور بدنیتی پر مبنی ہوں (اس خاص الزام میں) ایسے معاملے میں جو سزا رکھی گئی ہے۔ پاکستان کی اور کوئی بھی عدالت اس سے ہٹ کر کوئی اور سزا نہیں دے سکتی۔ یہ قانون کورٹ پر اس کے غلط استعمال پر دو ضمانتیں قدغن کے طور پر فراہم کرتا ہے۔ پہلی بات یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ جج اس جرم کے تعین کے وقت بنظر غائر دیکھے اور دوسرا یہ کہ توہین رسالت کے جرم کے اصل ارتکاب کو دیکھے۔ جرم کے معاملے میں انصاف کی رو سے یہ دونوں اصول بین الاقوامی طور پر مسلمہ ہیں اور بین الاقوامی معیاروں کے تمام عملی مقاصد پر پورا اترتے ہیں۔

توہین رسالت کا جرم تقریباً تمام الہامی مذاہب میں قابل سزا جرم ہے۔ اس کی ایک زندہ مثال ''یہودیت'' سے لی جاسکتی ہے۔(تورات بک تین سے)(تورات:۱۶:۲۴،Livities) میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ:

''وہ جو اہانت رسول کرتے ہیں۔ ان کو یقیناً سزائے موت دی جائے گی۔''

اس غلط پروپیگنڈے کو ختم کرنے کے لئے کہ توہین رسالت کا قانون صرف پاکستان ہی میں رائج ہے اور اس طریقے سے صرف ایک مخصوص طبقے کو ٹارگٹ کرنے کے لئے (یہ قانون) بنایا گیا ہے۔(یہ تاثر بالکل غلط ہے) اس سلسلے میں ہم توہین رسالت کے قانون کو مختلف ممالک میں رائج قوانین کے حوالے سے دیکھتے ہیں۔

(تقابلی جائزہ درج ذیل ہے)

افغانستان: افغانستان جو کہ ایک اسلامی ریاست ہے۔ توہین رسالت کے قانون کو شریعت کی روشنی میں قتل یا پھانسی کی سزا دیتی ہے۔

آسٹریلیا: قانون ناموس رسالت کے معاملے میں کچھ ریاستوں اور علاقوں میں جرم ہے اور کچھ میں نہیں ہے۔ ناموس رسالت کے سلسلے میں توہین رسالت کے مجرم کو آخری دفعہ ۱۹۱۹ء میں وکٹوریہ میں پھانسی دی گئی۔

آسٹریا: آسٹریا میں توہین رسالت کے سلسلہ میں دو شقیں موجود ہیں۔(۱)۱۸۸/مذہبی تعلیمات میں تبدیلی لانا۔(۲)۱۸۹/مذہبی تعلیمات کو (ڈسٹرب) گڑبڑ پیدا کرنا۔

بنگلہ دیش: بنگلہ دیش قانون رسالت کی بے حرمتی کو قانوناً روکتا ہے اور مذہبی جذبات کو مجروح کرنے سے بھی روکتا ہے اور گفتگو کی آزادی کے سلسلے میں دیگر قوانین اور پالیسیوں کو بھی روکتا ہے۔

برازیل: آرٹیکل ۲۰۸ رپینل کوڈ کے مطابق عوامی طور پر ایسا کوئی بھی عمل جو مذہبی تعلیمات میں تبدیلی کا باعث بنے ایک قابل سزا جرم ہے۔ جس کی سزا ایک مہینے سے ایک سال تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ بھی ہوسکتا ہے۔

کینیڈا: کینیڈا کے کریمنل کوڈ کے مطابق اہانت رسول ایک جرم ہے۔ لیکن کینیڈین حکومت ان شقوں کو چارٹر آف رائٹس اینڈ فریڈم کے حوالے سے دیکھتی ہے۔ ۱۹۳۵ء میں کینیڈا میں قانون رسالت کے مجرم کو پھانسی دے دی گئی۔

ڈنمارک: ڈنمارک میں پینل کوڈ نمبر ۱۴۰/توہین رسالت کے متعلق ہے۔ لیکن ۱۹۳۸ء کے بعد جبکہ ایک نازی گروپ کو غیر مذہبی پروپیگنڈے کی بناء پر سزا دی گئی تھی۔ اس واقعے کے بعد اس شق کا استعمال نہیں کیا گیا۔ نفرت پرمبنی تقاریر کے حوالے سے ۲۶۶ بی کے قانون کا آزادانہ استعمال کیا جاتا ہے۔ توہین رسالت کے قانون کے خلاف ۲۰۰۴ء میں تجاویز دی گئیں۔ لیکن اکثریت نہ ہونے کی وجہ سے یہ ناکام ہوگئیں۔

مصر: مصریوں کی اکثریت سنی العقیدہ ہے۔ اکثریت قانون رسالت کو مصر کی اقلیتوں خاص طور پر شیعہ، صوفی، عیسائیوں، بہائی اور دہریوں کو تنگ کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔

اردن: اردن کا قانون توہین رسالت سے روکتا ہے اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے سے روکتا ہے یا نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی سے روکتا ہے۔ ان حدود کی خلاف ورزی کرنے والے کو تین سال تک

کی سزا اور جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔

کویت: کویت ایک اسلامی ملک ہے۔ یہ اہانت رسول کو سنی اسلام کے مطابق قانون کے ذریعے روکتا ہے۔ تاکہ شریعت کے ذریعے۔ اہانت رسول کے ملزم کویت میں عام طور پر شیعہ، تعلیمی اداروں اور صحافیوں کو ٹارگٹ کرتے ہیں۔

ملائشیا: ملائشیا مذہب کی توہین سے روکتا ہے اور مذہبی معاملات کی توہین کو تعلیم کے ذریعے سے روکتا ہے اور اس سلسلے میں الیکٹرانک میڈیا اور اخباری میڈیا پر قانونی پابندی عائد کرتا ہے۔ ملائشیا میں کچھ ریاستیں شرعی کورٹس کے ذریعے سے اسلام کی حفاظت کرتی ہیں۔ لیکن جہاں شریعت لاگو نہ ہوتی ہو وہاں ملائشین پینل کوڈ مجرموں کو سزائیں دیتا ہے۔

مالٹا: توہین رسالت کے خلاف قوانین کی بجائے حکومت مالٹا نے مذہب میں تبدیلی اور غیر اخلاقی جرائم کے خلاف قوانین بنائے ہیں۔ ۱۹۳۳ء کے قانون شق نمبر ۱۶۳ (کریمنل کوڈ) رومن کیتھولک مذہب کی خلاف ورزی سے روکتا ہے۔ یہ مالٹا کا مذہب ہے۔ مالٹا کے مذہب میں ردوبدل یا ترمیم کرنے والے کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے ایک سے چھ ماہ کی قید دی جاتی ہے۔ آرٹیکل نمبر ۱۶۴ کی رو سے مالٹا کی تہذیب میں کسی قسم کی تحریف یا ردوبدل کرنے والے کو ایک سے تین ماہ کی قید کی سزا دی جاتی ہے۔ آرٹیکل ۳۳۸ بی کے مطابق اگر کوئی شخص بیشک نشہ کی حالت میں کوئی ایسے غیر موزوں یا غلط الفاظ استعمال کرتا ہے یا غیر اخلاقی حرکات کرتا ہے تو وہ آرٹیکل نمبر ۳۴۲ کے مطابق بھی عوامی جذبات کو مجروح کرنے یا ناشائستگی پھیلانے پر سزا کا مستوجب ہوگا۔ ۳۳۸ بی میں اہانت رسالت کے مرتکب شخص کو گیارہ یورو اور ۶۵ سینٹ جرمانہ کیا جائے گا اور زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک قید کی سزا دی جائے گی۔ ۲۰۰۸ء میں ۶۲۱ افراد کے خلاف مالٹا میں توہین رسالت کے سلسلے میں کاروائی کی گئی۔

نیدرلینڈ: نیدرلینڈ کی ریاست میں توہین رسالت پر آرٹیکل نمبر ۱۴۷ کی رو سے تین مہینے کی جیل ہے یا ۳۸۰۰ یورو کا جرمانہ ہے۔

نیوزی لینڈ: نیوزی لینڈ میں سیکشن ۱۲۳ کرائمز ایکٹ ۱۹۶۱ء کے مطابق اگر کوئی شخص توہین رسالت پر مبنی کوئی مواد شائع کرتا ہے تو اس کو ایک سال کی سزا ہے۔ اس سلسلے میں **The maari land** کے پبلشر جان گلوروکو ۱۹۲۲ء میں سزا دی گئی۔

نائجیریا: نائجیریا میں سیکشن ۲۰۴ کے مطابق توہین رسالت ایک جرم ہے اور شریعت کورٹس کو کچھ ریاستوں میں شریعت کے مطابق کام کرنے کی اجازت ہے۔ آزاد خیالی کے عنصر کے سبب نائجیریا میں کورٹس کی آئینی حیثیت کو اکثر غصب کیا گیا ہے۔

سعودی عرب: سعودی عرب کا ریاستی مذہب اسلام ہے۔ ملک میں سنی اور وہابی فرقے موجود ہیں۔ ملک کے قوانین ایک خوبصورت آمیزہ ہیں۔ شریعت کے اور اعلیٰ مذہبی سکالرز کے فتویٰ کی روشنی میں فیصلے کئے جاتے ہیں جو مختلف سزاؤں کی شکل یا موت کی شکل میں ہوسکتے ہیں۔

سوڈان: سوڈان میں ریاستی مذہب سنی اسلام ہے۔ ملک کی تقریباً ۷۰ فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ باقی ایک بڑا گروپ جو تقریباً ۲۵ فیصد ہے انیمسٹ (Animist) مذہب پر مشتمل ہے۔ سیکشن ۱۲۵ سوڈانی کریمنل ایکٹ کے مطابق مذہب کی تذلیل، نفرت یا توہین کی سختی سے ممانعت ہے اور اس سیکشن کے مطابق جرمانے اور مختلف سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ (جرمانہ زیادہ سے زیادہ ۴۰ ملین ہے) نومبر ۲۰۰۷ء میں اگر سوڈانی ٹیڈی بیئر بیلس فیمی کیس (Sudanese taddy bear balesphemy case) بہت مشہور ہوا۔ دسمبر ۲۰۰۷ء میں یہ سیکشن دو مصری بک سیلرز کے خلاف استعمال ہوا۔ کیونکہ انہوں نے کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کئے تھے۔ ان دو بک سیلرز کو چھ ماہ کی سزا دی گئی۔

متحدہ عرب امارات: یو اے ای توہین رسالت کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ وہ شریعت کے قوانین کے عین مطابق اور غیر مسلموں کے خلاف جج حضرات کی سماعت کے بعد مختلف سزائیں دی جاتی ہیں۔

برطانیہ: برطانیہ میں توہین رسالت کے قوانین صرف عیسائیت کے متعلق تھے۔ آخری توہین رسالت کا معاملہ ۲۰۰۷ء میں ایک گروپ کرسچین وائس کے خلاف ہوا۔ جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک (gay) کے طور پر سٹیج پر پیش کیا گیا۔ اس گروپ پر الزامات لگائے گئے۔ لیکن ویسٹ منسٹر کے مجسٹریٹ نے پھر ہائیکورٹ نے یہ الزامات یہ کہہ کر مسترد کردیئے کہ سٹیج یا تھیٹر پر یہ قوانین لاگو نہیں ہوتے۔ آخری کامیاب کیس برطانیہ میں ۱۹۷۷ء میں ڈینس لیمن کے خلاف دائر ہوا جو گے نیوز کا ایڈیٹر تھا۔ اس کی ایک لکھی گئی نظم (The love thaf dares to speak its name) جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق غلط کردار پیش کیا گیا۔ لیمن کو پانچ سو پونڈ کا جرمانہ کیا گیا اور نو ماہ کی قید ہوئی۔ اسی نظم نے ۲۰۰۲ء میں (Trafalyas squasc) صریح میں اسی طرح لوگوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا۔ لیکن کوئی آئینی کاروائی یا سزا نہیں ہوئی۔ ۹؍دسمبر ۱۹۲۱ء آخری شخص برطانیہ میں جسے توہین رسالت پر سزا ہوئی۔ اس کا جان ولیم گوٹ تھا۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یروشلم (بیت المقدس) میں داخلے کے متعلق من گھڑت کہانی پیش کی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا موازنہ ایک سرکس کے مسخرے سے کیا تھا۔ اسے نو مہینے کی سخت قید با مشقت کی سزا دی گئی۔ سکاٹ لینڈ میں توہین رسالت کا آخری کیس ۱۸۴۳ء میں ہوا۔ جبکہ ۱۶۹۷ء میں ایک سکاٹش باشندے تھامس ایکن ہڈ کو توہین رسالت پر پھانسی دے دی گئی۔ ۵؍مارچ ۲۰۰۸ء کو کریمنل جسٹس اور امیگریشن ایکٹ ۲۰۰۸ء میں توہین رسالت کی قانونی دفعات کے حوالے سے انگلینڈ اور ویلز میں کچھ تبدیلیاں کی گئیں اور عام قانون توہین رسالت ختم کردیا گیا۔ ۸؍جولائی ۲۰۰۸ء کو شاہی منظوری سے یہ نیا تبدیل شدہ قانون لاگو ہوگیا۔

یمن: یمن میں بھی دوسری اسلامی ریاستوں کی طرح توہین رسالت پہ قوانین اور سزائیں موجود ہیں۔ مذہبی اقلیتوں، ذہین لوگوں، فنکاروں، رپورٹرز اور ہیومن رائٹس کی تنظیموں کو نقصان پہنچانے پر سزائیں ہیں۔ اگر کوئی شخص واقعتاً توہین رسالت کا مرتکب ہوتا ہے تو یمن کی شرعی کورٹس اسے سزائے موت دیتی ہے۔

امریکہ: امریکہ کے ابتدائی ایام میں توہین رسالت پر موت کی سزا تھی۔ لیکن اس میں لچک یا تبدیلی کے مشی

گن اوکلا ہوما، ساؤتھ کیرولینا، میسا جوزٹس اور پنسلوانیا ہیں۔ ریاستوں کے توہین رسالت کے متعلق قوانین موجود ہیں۔
امریکہ کی کچھ ریاستوں میں ابتدائی دنوں میں توہین رسالت سے متعلق قوانین موجود ہیں۔ مثلاً باب ۲۷۲ میسا چوزٹس میں عام قوانین میں ایک شق موجود ہے جو ۱۶۹۷ء کی ریاستی قوانین میں اسی سے متعلق ہے۔ سیکشن ۳۶؍ جو کوئی بھی ارادتاً اللہ پاک کے مقدس نام کی بے حرمتی کرے گا۔ انکار کی صورت میں کوسنے کی صورت میں یا ملحدانہ انداز میں خدا کی عبادت کرے گا یا اس کی مخلوق کو برا بھلا کہے گا یا گورنمنٹ کو اور دنیا کو برا بھلا کہے گا یا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کوئی غلط الفاظ کہے گا یا توہین آمیز یا مضحکہ خیز انداز اختیار کرے گا تو اسے ایک سال یا تین سو ڈالر سے زیادہ سزا نہیں دی جائے گی اور اسے آئندہ کے لئے اچھے رویئے کا پابند کیا جاسکتا ہے۔ قانون کے سیکشن ۲؍اے اور نمبر ۱۴۷ کے مطابق اس سلسلے میں ہائی کورٹ کے مقابلے میں کسی اور عدالت سے بریت کے بعد وہ اعلیٰ عدالتوں میں سزا کے خلاف اپیل کرسکتا ہے۔ کوئی بھی کیس جو کہ ۳۴۷؍ سیکشن کے تحت اور ۳۷۶ کے تحت اور کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ء کے تحت سزا کی توثیق کی جاسکتی ہے۔ یا کوئی اور سزا قانون کے تحت یا فرد جرم عائد کرسکتی ہے اور کسی بھی دفعہ کے ملزم کو جسے سیشن کورٹ نے سزا دی ہو یا نئے ٹرائل کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ اسی مقدمے کی دوبارہ یا ترمیم شدہ قانون کے تحت بری بھی کیا جاسکتا ہے۔

پرائم منسٹر آف پاکستان

اس موقع پر میں آپ کی توجہ اس معاملے کے ایک اور پہلو کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کچھ پروپگنڈا سے بھرے ہوئے ذہن اور اسی طرح کے ایجنڈا سے بھرے ہوئے افراد ایک غلط تأثر دیتے ہیں کہ پاکستان میں اس سلسلے کے جو قوانین ہیں وہ حقوق انسانی کے بین الاقوامی معیاروں پر پورا نہیں اترتے یا یہ قوانین عالمی سطح پر قابل قبول نہیں ہیں۔ یہ تأثر کلی طور پر بے بنیاد اور بیمار ساختہ ہے۔ اس کی قریب ترین مثال یہ پیش کی جاسکتی ہے کہ انڈیا میں ۱۹۷۳ء کے کریمنل کوڈ (ایکٹ ۲۔۴۔۱۹۷۴ء) کے باب نمبر xxviii میں اسی طرح کی شق کے مطابق توہین رسالت کے متعلق سیشن کورٹ کے ذریعہ اسی طرح کی سزا سنائی گئی۔ ۳۶۶؍ سزائے موت سیشن کی طرف سے ہائی کورٹ کی طرف بھجوانا۔ جب سیشن کورٹ سزائے موت سناتی ہے تو کیس ہائی کورٹ میں داخل کیا جائے گا اور سزا پر اس وقت تک عمل درآمد نہیں کیا جائے گا جب تک ہائی کورٹ اس کی توثیق نہ کردے۔ تقابلی مطالعہ کے فائدے کے حوالے سے ایک اسی طرح کی گنجائش جو پاکستان کے کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ء سیکشن ۳۷۴ میں موجود ہے میں اس کا ذکر کروں گا۔

شق ۳۷۴؍ سزائے موت کا سیشن کورٹ کی طرف سے ہائی کورٹ میں داخل کیا جانا۔ جب سیشن کورٹ سزائے موت سناتی ہے تو کیس ہائی کورٹ میں داخل کیا جائے گا اور سزا پر اس وقت تک عمل درآمد نہیں کیا جائے گا جب تک ہائی کورٹ اس سزا کی توثیق نہ کردے۔ اس تقابلی مطالعے سے بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ پاکستان کریمنل کوڈ ۱۸۹۳ء اور انڈین کریمنل کوڈ ۱۹۷۳ء میں توہین رسالت کے سلسلے میں موجود قانون کے الفاظ تک یکساں ہیں۔ اس ثابت شدہ تجزیئے کے تناظر میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اس سلسلے میں پاکستان میں حالیہ قوانین اس طرح کے مقدمات کے ٹرائل اور قانونی اطلاق کے سلسلے میں بین الاقوامی معیار اور ضرورتوں کے عین مطابق ہیں۔ مجھے یہاں افسوس سے کہنا پڑے گا کہ پاکستان میں اس سلسلے میں موجودہ کریمنل کوڈ ۱۹۴۷ء کی آزادی

کے بعد نہیں بنایا گیا۔ بلکہ اس سلسلے میں برطانوی عہد کا قانون ہی رائج رہا ہے۔ پاکستانی عوام دیگر اقوام کے اندر باوقار مقام بنا سکتے ہیں اور بین الاقوامی خوشی اور انسانیت میں اپنا پورا حصہ ڈال سکتے ہیں۔اس حکم کا سوسائٹی میں ادراک اس وقت تک نہیں حاصل ہو سکتا ہے جب تک اس کی باقاعدہ قانون سازی نہ ہو اور اداروں میں رائج نہ ہو۔ اس ریاست کا مذہب اسلام ہے۔ جہاں پہ قرآن وسنت قانون کے بڑے ماخذ مانے جاتے ہیں۔اب سیکشن ۲۹۵سی کا ٹھوس حیثیت کی بات ہوگی جو کہ پاکستان پینل کوڈ ۱۸۶۰ءایکٹ نمبر۳۔۱۹۸۶ء پر لایا گیا (اسی قانون میں یہ شامل ہے)اس موقع پر پہلے سے وضاحت شدہ اور مکمل شکل میں قانون موجود ہے۔جو کہ درج ذیل ہے:

۲۹۵سی نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ الفاظ تبصرے یا آراء۔ جو کوئی بھی اپنی الفاظ کے ذریعے چاہے وہ بولے گئے ہوں یا لکھے گئے ہو یا مرئی نقوش کے ذریعے یا بہتان کے ذریعے یا طعن آمیز کنایہ کے ذریعے یا غلط دلکشی کے ذریعے (غلط طریقے سے گھیرا) بالواسطہ یا بلاواسطہ نبی کریم ﷺ کے پاک نام کی بے حرمتی کرتا ہے۔ اسے سزائے موت دی جائے گی یا عمر بھر کی قید اور جرمانے کا مستوجب ہوگا۔قانون کے اس ٹکڑے پر پارلیمنٹ، پارلیمانی فورم،فورسز کے اندر اور باہر بہت زیادہ بحث ہوئی اور ایک آئینی عدالت کے سامنے بھی بحث ہو چکی ہے۔ فیڈرل شریعت کورٹ نے اس قانون کا قرآن وسنت کی روشنی میں بہت گہرا جائزہ لیا۔بعنوان مقدمہ محمد اسماعیل قریشی پاکستان بذریعہ سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور(PLD 1991 FSC P.10)اس نتیجہ پر پہنچے کہ توہین رسالت کے معاملے میں سزائے موت کے علاوہ کوئی بھی اور سزا اسلامی احکامات کے خلاف ہے۔کچھ پیرے فیصلے میں سے نیچے پیش کئے جارہے ہیں۔

کافرہ آسیہ کے خلاف درج ذیل ۔ پیرا نمبر۳۳۔ الفاظ (شتم ،سب اور ایذاء) نبی کریم ﷺ کی توہین کے لئے (معاذاللہ) قرآن وسنت میں استعمال ہوتے ہیں۔جن کا مطلب، ابتلا میں ہونا، نقصان پہنچانا، گرانا، اہانت کرنا،توہین کرنا، دشمنی کرنا، اشتعال دلانا، مجروح کرنا،مشکل یا مصیبت میں ڈالنا، بہتان طرازی کرنا، منصب سے گرانا،حقارت کرنا وغیرہ۔ (Arabic English Lexicon Book-1 Part-1 P.44)

لفظ شتم کا مطلب تذلیل کرنا، گالی دینا، انتقام لینا،ڈانٹ ڈپٹ کرنا، ملامت کرنا،شہرت کو گرانا۔

(PLD 1991 FSC 10 P.26)

پیرا نمبر۶۶۔عملاً تمام ماہرین قانون اور سکالرز اس بات پر متفق ہیں کہ تمام انبیاء کا ناموس ایک مقدس ترین امر ہے اور کسی بھی نبی یا رسول کی شان میں گستاخانہ الفاظ کی سزا صرف موت ہے۔

پیرا نمبر۶۷۔اوپر کی گئی بحث کے تناظر میں یہ رائے قائم کرتے ہیں کہ پاکستان پینل کوڈ سیکشن ۲۹۵سی میں جو عمر قید کی سزا ہے وہ اسلامی احکامات قرآن پاک اور سنت کے خلاف ہے۔اس لئے یہ الفاظ (عمر قید)اس میں سے حذف کئے جاتے ہیں۔(p.35 pld 1991 fsc page-10)(اس عظیم ترین فتح پر پوری امت مسلمہ کو مبارک باد)

پاکستان میں عدلیہ کے مروجہ روایات کے مطابق مضبوط آئینی قانون عدالتوں میں موجود ہے۔اس واضح نظام کے تحت ہر وہ جرم جس پہ موت کی سزا ہے سیشن کورٹ کی طرف سے ٹرائل کیا جاتا ہے۔ پاکستان پینل کوڈ

۱۸۹۸ء اور قانون شہادت آرڈر ۱۹۸۴ء کی شقیں ایک شفاف ٹرائل کی ضمانت مہیا کرتی ہیں۔اس کے علاوہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۹۷۳ء اٹھارویں ترمیم ایکٹ ۲۰۱۰ء کے مطابق قانونی طور پہ ہر ملزم کے شفاف ٹرائل کو یقینی بناتی ہے اور اس کو پورے آئینی وعدالتی پراسس میں سے گزارا جائے گا۔پاکستان میں اس قانون کے تحت ہر ملزم کو ایک قانونی ماہر کی خدمات مہیا کی جاتی ہیں اور اسے اپنے دفاع کا مکمل حق دیا جاتا ہے اور کسی بھی ملزم کو اپنے پسندیدہ وکیل کی خدمات لینے سے نہیں روکا جاتا اور یہ آئین پاکستان کے آرٹیکل نمبر ۱۰ شق نمبر ۱ بنیادی انسانی حقوق کے عین مطابق ہے۔ایک مرتبہ ہائی کورٹ کی جانب سے سزائے موت سنائے جانے کے بعد پاکستان کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ء سیکشن ۳۷۴ کے تحت پھر یہ سزا منسوخ نہیں کی جاسکتی۔۳۷۴ شق۔جب سیشن کورٹ سزائے موت سناتی ہے تو کیس ہائی کورٹ میں بھیج دیا جاتا ہے اور سزا پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔جب تک ہائی کورٹ اس کی توثیق نہ کردے۔

۱۸۔ایک ملزم جو کہ سیشن جج یا ایڈیشنل سیشن جج کی طرف سے سزا یافتہ ہو وہ ہائی کورٹ میں کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ء سیکشن ۴۱۰ کے تحت اپیل کرسکتا ہے۔بریت کی صورت میں صوبائی حکومت پبلک پراسیکیوٹر کو ہدایت کرسکتی ہے کہ وہ کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ء سیکشن ۴۱۷ کے تحت ہائی کورٹ میں اپیل کرے۔

۲۰۔پھر ایک اور حل ملزم یا سزا یافتہ کے لئے مہیا کیا گیا ہے کہ وہ سیکشن اے کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ء کے تحت اپیل کرے۔مزید یہ کہ ایک اور حل بھی مہیا کیا گیا ہے کہ ملزم اور سزا یافتہ شخص اور دکھی شخص کو پاکستان کی ایک اور اعلیٰ عدالت اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء آرٹیکل ۱۹۸۵ء شق نمبر ۲ کے تحت سپریم کورٹ میں سابقہ (سزائے موت) سزا کے متعلق سماعت کرانے کا حق ہوگا۔

۲۔۱۸۵ ہائی کورٹ کی طرف سے سزائے موت کے آخری فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کا حق ہوگا۔

اے...... اگر ہائی کورٹ کسی ملزم کے رہائی کی اپیل واپس کرتی ہے اور اسے سزائے موت دیتی ہے یا زندگی بھر کے لئے ملک بدری یا عمر قید کی سزا دیتی ہے یا نظر ثانی پر سزا پہ سزا بڑھا دیتی ہے

بی...... اگر ہائی کورٹ نے خود ہی اپنی مرضی سے ماتحت عدالت سے کوئی مقدمہ لے لیا ہے اور اس طرح کے ٹرائل میں ملزم کو سزا (یعنی سزائے موت) سناتی ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

سی...... اگر ہائی کورٹ نے ہائی کورٹ کی توہین پر کسی پر سزا مسلط کی ہے۔

۲۱۔سپریم کورٹ کی فائنل ججمنٹ کے بعد بھی یا کسی اور کورٹ اور ٹربیونل کی ججمنٹ کے بعد بھی اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے صدر کو آئین کے آرٹیکل نمبر ۴۵ کے تحت یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے معافی دے دے۔سزائے موت کو سزائے قید میں بدل دے یا سزا معاف کردے۔معطل کردے یا تبدیل کردے۔کوئی بھی سزا جو کسی بھی عدالت۔ٹربیونل یا کسی دوسری مجاز عدالت نے دی ہو صدر پاکستان کے ان اختیارات کی عدالتی جانچ پڑتال، عبدالمالک دی سٹیٹ کے کیس میں pld 2006 sc 365 کی گئی۔اس کیس مجھے معزز سپریم کورٹ آف پاکستان کو بطور ایڈووکیٹ مدد دینے کا شرف حاصل ہوا۔(بسلسلہ پٹیشن اور اپیلوں کے اس بنچ کی سربراہی چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس افتخار محمد چوہدری نے کی اور یہ بنچ جسٹس رانا بھگوان

داس، مسٹر جسٹس فقیر محمد کھوکھر، مسٹر جسٹس محمد جاوید بٹر، مسٹر جسٹس تصدق حسین جیلانی پر مشتمل تھا۔ فوری حوالہ کے لئے متعلقہ پیرا نیچے دیا گیا ہے۔

آرٹیکل نمبر۴۵۔۴۸ (۲) اور اے۔۲ کریمنل پروسیجر کوڈ ۱۸۹۸ء آف وی۔۴۰۲ ایس...... صدر پاکستان کے اختیارات آئین کے آرٹیکل نمبر۴۵ کے تحت رعایت دیئے جانے کے متعلق۔ اس آرٹیکل کی ساخت اور گنجائش۔

صدر پاکستان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ بلا مداخلت کسی بھی جرم میں کسی کو بھی رعایت دے سکتے ہیں اور کوئی بھی ماتحت عدالت صدر کے اختیارات کو مسترد نہیں کر سکتی۔ صدر کے ایسے اختیارات آئین کے آرٹیکل اے۲ کی رو سے متجاوز نہیں ہیں اور یہ صدر کے اختیارات سزا کو معاف کرنے۔ سزائے موت کو عمر قید میں بدلنے۔ سزا کو ملتوی کرنے۔ گھٹانے یا معطل کرنے یا کسی بھی سزا کو تبدیل کرنے کے حوالے سے ہیں اور یہ اختیارات ۴۰۲ سیکشن کے خلاف نہیں ہیں جو کہ پاکستان کے کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ء کا حصہ ہیں۔ اوپر کی گئی طویل بحث جو کہ توہین رسالت کے سلسلہ میں سزائے موت کے متعلق ہے اور جس کا ذکر پینل کوڈ ۱۸۶۰ء سیکشن ۲۹۵ سی میں ہے۔ یہ اسلامی احکامات جو کہ قرآن پاک اور نبی کریم ﷺ کی سنت میں بیان کئے گئے ہیں کے عین مطابق ہے اور ان میں کسی بھی قسم کی تبدیلی یا ترمیم کی ضرورت نہیں۔ اس لئے وہ تمام حوالہ جات جن کا ذکر پیراگراف نمبر ا میں کیا گیا ہے۔ ان کا بے بنیاد ہونے اور غلط لئے جانے کی بنا پر قانون کے تحت منفی جواب دیا گیا ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء آرٹیکل ۱۹۰۹ کے تحت کوئی بھی شخص قانون کے دائروں کے اندر رہتے ہوئے زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا اور تمام شہری قانون کی نگاہ میں برابر ہیں اور تمام کو آئین کے آرٹیکل نمبر۲۵ شق نمبر ا کے تحت مساوی تحفظ حاصل ہے۔ یہ واضح وجہ تھی کہ پاکستان پینل کوڈ ۱۸۶۰ سیکشن ۲۹۵۔ سی سیشن کورٹس میں ٹرائل کئے جاسکتے ہیں اور عام وجوہات کی بناء پر اس کو کسی سپیشل کورٹ میں ٹرائل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ سب کچھ ٹرائل کے عمل کو شفاف، کھلا، صاف اور معتبر بناتا ہے۔

۲۳...... ایک اور پہلو جو اس معاملے میں مختصر طور پر بتایا جارہا ہے کہ پاکستان میں مذہبی آزادی ہے۔ ہمارے آئینی دائرہ کار میں مذہب اور مذہبی اداروں کی آزادی کی بنیادی حقوق کی بنیاد پر یہ وضاحت کر دی ہے جو کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ۱۹۷۳ء کے آئین آرٹیکل نمبر۲۰ پیراگراف A کے تحت کورٹس کے سامنے انصاف کا حق رکھتے ہیں۔ یہ ضمانت دی جاتی ہے کہ ہر شہری کو اس کے مذہب کی پریکٹس، اس کی اشاعت اور اس کی وضاحت کی آزادی ہے اور پیراگراف B کے تحت ہر مذہبی گروہ ہر مذہبی لیبل اور ہر فرقے کو اپنے آپ کو قائم کرنے، برقرار رکھنے اور اپنے مذہبی اداروں کو چلانے کا حق ہوگا۔ اس آرٹیکل میں یہ بھی واضح ہے جو کہ انصاف قانون اور آئین کے بین الاقوامی اصولوں سے مطابقت رکھتا ہے۔ جس میں ہر فرقے کو اپنے مذہب کی پریکٹس، اشاعت اور اس کی وضاحت اور اسے آگے بڑھانے کی مکمل آزادی ہے اور ان کو اپنے مذہبی اداروں کو چلانے کی مکمل آزادی ہے۔ مگر بیشک یہ سب کچھ قانون پبلک آرڈر اور اخلاقیات کے دائروں میں رہ کر کرنا ہے۔

۲۴...... پاکستان ایک ذمہ دار ریاست کے محور پہ (مقدمات کے سلسلے میں) اپیلوں، آئینی اور دیگر عملی حل کے متعلق ایک بھرپور آئینی ڈھانچہ مہیا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۸۶ء سے لے کر آج تک اس قانون کے

تحت کوئی سزا نہیں کی گئی۔ یہ حقیقت ایک واضح ثبوت ہے کہ ہمارے ملک میں عدالتی کارروائیاں انتہائی مضبوطی کے ساتھ قانون پر عمل پیرا ہیں۔

۲۵...... وزارت داخلہ کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس معاملے میں ملزمان کو پوری آئینی جدوجہد میں سے گذرنے دیں۔ کسی قسم کا عمل آسیہ نورین سے متعلق انتظامیہ سے مطلوب نہیں ہے۔ جیسا کہ آسیہ نورین پہلے ہی تمام قانونی امداد سیکشن ۴۱۰ کریمنل کوڈ ۱۸۹۸ کے تحت ہائی کورٹ کے سزائے موت کے فیصلے کے خلاف لے چکی ہے۔

۲۶...... اس لئے اقلیتوں کی وزارت کی طرف سے وزیراعظم پاکستان کو کی گئی درخواست جو کہ وزارت قانون، انصاف اور پارلیمانی امور نے توہین رسالت کے آئین کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت غور سے دیکھی ہے۔ اقلیتوں کی طرف سے دی گئی درخواست میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اس لئے اس سلسلے میں کوئی قدم نہیں اٹھایا جاسکتا۔

۲۷...... جب سے وزارت خارجہ نے وزارت داخلہ کی طرف سے بھیجے گئے مواد کو دیکھنا شروع کیا ہے تو یہ مناسب لگتا ہے کہ حالیہ نظرثانی شدہ فیصلے کی ایک نقل وزارت خارجہ کو بھیجی جائے۔ اس چیز کی بھی سفارش کی گئی ہے کہ وزیراعظم تمام ڈویژن اور دیگر متعلقہ اداروں کو وزارت قانون انصاف و پارلیمانی امور کی رائے کے بغیر کسی قسم کے عوامی تبصروں سے آئین اور آئینی نتائج کے حوالے سے احتراز کریں۔ کیونکہ یہ گورنمنٹ آف پاکستان کے بزنس رولز ۱۹۷۳ء کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر ظہیرالدین بابر اعوان

وفاقی وزیر قانون انصاف اور پارلیمانی امور

ڈائری نمبر Dy No: 611/M/PSP/2011

مورخہ ۸؍فروری ۲۰۱۱ء

برائے پرائم منسٹر آف اسلامی جمہوریہ پاکستان کی طرف سے نقل ارسال کی گئی

۱...... سپیکر قومی اسمبلی پاکستان اسلام آباد

۲...... وزیر امور خارجہ، اسلام آباد

۳...... وزیر داخلہ، اسلام آباد

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب ☆ نظام ہضم درست کرنے کے لئے ☆ غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے

ساھیوال پھکی

طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے

بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کے لئے

حیاتِ نو کیپسول

ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کے لئے

السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی دیپالپور بازار ساہیوال 0321-6950003

PRIME MINISTER'S SECRETARIAT
ISLAMABAD

Subject: **A DETAILED EXAMINATION OF QUESTIONS ARISING OUT OF BLASPHEMY LAWS IN PAKISTAN**

28. The Prime Minister has been pleased to approve the proposals contained in the subject note of Minister for Law, Justice & Parliamentary Affairs. Ministries concerned are being conveyed necessary directions on actionable proposals, copies of which are being endorsed to you separately.

(Khushnood Akhtar Lashari)
Principal Secretary
to the Prime Minister
08.02.2011

Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs
No. 611/PSPM/m/2011

PSPM

Government of Pakistan
Ministry of Law, Justice & Parliamentary Affairs
*****

Subject: A DETAILED EXAMINATION OF QUESTIONS ARISING OUT OF BLASPHEMY LAWS IN PAKISTAN.

The instant reference emanates from a number of letters written by different individuals, organizations, foreigners etc, to the Prime Minister of Pakistan which were sent to this Ministry vide PM's Secretariat u.o. No.5(30)/FSA/2010, dated 30th December, 2010 and OGW/Misc/Asia bibi/2011, dated 15th January, 2011 as well as a separate reference sent by the Ministry of Interior vide their letter No. u.o. 7/32/2010-Ptns, dated 8th December, 2010 to this Ministry. All are related to the conviction of Mst. Aasia Noreen (a convict sentenced under the blasphemy law by a court of competent jurisdiction). Still another reference is sent by the Ministry of Minorities calling for amendment in the blasphemy laws in Pakistan.

2. The Ministry of Foreign Affairs vide u.o. No. DG(Americas)-1/2010, dated 23rd November, 2010 sent a reference on the same issue to this Ministry.

3. The Secretariat of National Assembly of Pakistan vide No.F.23(45)/2010-Legis, dated 15th December, 2010 sent a reference seeking views/comments of this Ministry on a Private Member's Bill moved by Mst. Shehrbano Rehman (Sherry Rehman), MNA, titled as "the Criminal Law (Review of Punishment for Blasphemy) (Amendment) Bill, 2010", calling for amendment in the blasphemy laws in Pakistan as enshrined in the Pakistan Penal Code 1860 as well as in the Code of Criminal Procedure 1898. The query of the National Assembly Secretariat for ready reference is reproduced hereinbelow:

> "The undersigned is directed to state that Ms. Sherry Rehman, MNA has given notice of her intention to introduce the Criminal Law (Review of Punishment for Blasphemy) (Amendment) Bill, 2010, (Copy enclosed). It has been decided that before taking further action with regard to its admissibility, the views/comments of the Ministry of Law, Justice and Parliamentary Affairs may be solicited in the light of Federal Shariat Courts decision reported in PLD 1991 Federal Shariat Court 10."

4. Keeping in view the nature and significance of the issue, it has been examined by the Minister for Law, Justice & Parliamentary Affairs himself in the light of Quran and Hadith of the Holy Prophet (SAW) and the relevant statutory laws enacted in Pakistan; section 295C of the Pakistan Penal Code 1860, as well as blasphemy laws in other countries.

5. The present debate on the blasphemy laws sprung out of a Private Member's bill moved by Mst. Shehrbano Rehman (Sherry Rehman), MNA. Therefore I proceed to answer the query of the National Assembly Secretariat at the first instance. The admitted position remains that Federal Shariat Court in its reported judgment PLD 1991 FSC Page 10 has already approved and upheld this law being valid and in consonance with the Injunctions of Islam as laid down in Holy Quran and Sunnah of the Holy Prophet (SAW). This judgment as well as the law holds the field to date. Under the constitutional scheme of Pakistan the legislature was wise enough to create a forum for examining any piece of legislation as to whether it is intra vires or ultra-vires of the Injunctions of Islam. These powers are vested under Article 203D of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan in the Federal Shariat Court and the text of this Article referred below, leaves no room for any doubt in this regard:-

> "203D. **Powers, jurisdiction and functions of the court**.- (1) The Court may, either of its own motion or on the petition of a citizen of Pakistan or the Federal Government or a Provincial Government, examine and decide the question whether or not any law or provision of law is repugnant to the Injunctions of Islam, as laid down in the Holy Quran and the Sunnah of the Holy Prophet (SAW)."

6. No doubt that the Parliament of Pakistan has ample and abundant powers of enactment, amendment, abolition and repeal of laws. But at the same time under the Parliamentary practices and well founded legislative traditions this law which is enacted by the Parliament and it remained in tact for decades and was also duly subjected to strict process of judicial scrutiny by a constitutional court, having such exclusive jurisdiction in the matter. The present Private Member's Bill as reported in the press stands verbally withdrawn by the Member concerned too. No such denial has appeared anywhere from the mover of the Bill. The blasphemy law as discussed in the preceding paragraphs have already been examined by the Federal Shariat Court and under clause (2) of Article 203D; Federal Shariat Court has already decided that the legislative instrument under question is in accordance with the Injunctions of Islam and has declared the alternative punishment repugnant to the Injunctions of Islam. This decision by virtue of proviso (b) to clause (2) of Article 203D has taken effect already, therefore, in view of the aforesaid resume the Criminal Law (Review of Punishment

for--Blasphemy) (Amendment) Bill, 2010 moved by Mst Shehrbano Rehman (Sherry Rehman), MNA is liable to be rejected.

7. At the very outset a few verses from the Holy Quran on the subject may be reproduced hereinbelow:

وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ
لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا
مِنكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾

And of them are those who vex the Prophet and say: He is only a hearer. Say: A hearer of good for you, who believeth in Allah and is true to the believers, and a mercy for such of you as believe. Those who vex the messenger of Allah, for them there is a painful doom.
Surat Al-Tauba, Verse 61

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ
لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾

Lo! Those who malign Allah and His messenger, Allah hath cursed them in the world and the hereafter, and hath prepared for them the doom of the disdained.
Surat Al-'Ahzāb, Verse 57

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا
لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا
تَشْعُرُونَ ﴿٢﴾

O ye who believe! Lift not up your voices above the voice of the Prophet, nor shout when speaking to him as ye shout one to another, lest your works be rendered vain while ye perceive not.
Surat Al-Ĥujurāt, Verse 2

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ
يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ
يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾

Make not the calling of the messenger among you as your calling one of another. Allah knoweth those of you who steal away, hiding themselves. And let those who conspire to evade orders beware lest grief or painful punishment befall them.
Surat An-Nūr, Verse 63

لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ
بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٩﴾

That ye (mankind) may believe in Allah and His messenger, and may honour Him, and may revere Him, and may glorify Him at early dawn and at the close of day.
Surat Al-Fath, Verse 9

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَدْخُلُوا۟ بُيُوتَ ٱلنَّبِىِّ إِلَّآ أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ
إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَـٰظِرِينَ إِنَىٰهُ وَلَـٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَٱدْخُلُوا۟ فَإِذَا طَعِمْتُمْ
فَٱنتَشِرُوا۟ وَلَا مُسْتَـْٔنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى ٱلنَّبِىَّ
فَيَسْتَحْىِۦ مِنكُمْ ۖ وَٱللَّهُ لَا يَسْتَحْىِۦ مِنَ ٱلْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ
مَتَـٰعًا فَسْـَٔلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ
وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا۟ رَسُولَ ٱللَّهِ وَلَآ أَن
تَنكِحُوٓا۟ أَزْوَٰجَهُۥ مِنۢ بَعْدِهِۦٓ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ ٱللَّهِ
عَظِيمًا ﴿٥٣﴾

O ye who believe! Enter not the dwellings of the Prophet for a meal without waiting for the proper time, unless permission be granted you. But if ye are invited, enter, and, when your meal is ended, then disperse. Linger not for conversation. Lo! That would cause annoyance to the Prophet, and he would be shy of (asking) you (to go); but Allah is not shy of the truth. And when ye ask of them (the wives of the Prophet) anything, ask it of them from behind a curtain. That is purer for your hearts and for their hearts. And it is not for you to cause annoyance to the messenger of Allah, nor that ye should ever marry his wives after him. Lo! That in Allah's sight would be an enormity.

Surat Al-'Ahzāb, Verse 53

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ

Those who oppose Allah and His messenger, they will be among those most humiliated.
Surat Al-Mujadala, Verse 20

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

Lo! it is thy insulter (and not thou) who is without posterity.
Surat Al-Kausar, Verse 3

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

The only reward of those who make war upon Allah and His messenger and strive after corruption in the land will be that they will be killed or crucified, or have their hands and feet on alternate sides cut off, or will be expelled out of the land. Such will be their degradation in the world, and in the hereafter theirs will be an awful doom.
Surat Al-Maida, Verse 33

وَإِن نَّكَثُوا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ
فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ

And if they break their pledges after their treaty (hath been made with you) and assail your religion, then fight the heads of disbelief – Lo! They have no binding oaths – in order that they may desist.
Surat Al-Tauba, Verse 12

8 Now some extracts on the question of blasphemy from Sunnah of the Holy Prophet (SAW) may be cited below:-

٥٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ

يَوْمَ الفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ المِغْفَرُ فَلَمَّا
نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ
مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الكَعْبَةِ، فَقَالَ: اقْتُلْهُ،
قَالَ مَالِكٌ: وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلى اللهُ
عليه وسلَّم فِيمَا نُرَى وَاللهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ
مُحْرِمًا

Narrated Anas bin Malik (RA): On the day of the Conquest, the Prophet (SAW) entered Mecca, wearing a helmet on his head. When he took it off, a man came and said, "Ibn Khatal is clinging to the curtain of the Ka'ba." The Prophet (SAW) said, "Kill him." (Malik a sub-narrator said, "On that day the Prophet (SAW) was not in a state of Ihram as it appeared to us, and Allah knows better)."
(Sahih Bukhari, Vol. V, Chapter 582, Page 405-406)

٢٧١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ،
عَنِ النَّبِيِّ صلى اللهُ عليه وسلَّم قَالَ: مَنْ
لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
مَسْلَمَةَ: أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ،
قَالَ: فَأْذَنْ لِي فَأَقُولَ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ.

Narrated Jabir (RA): The Prophet (SAW) said, "Who is ready to kill Ka'b bin Ashraf (i.e. a Jew)." Muhammad bin Muslama replied, "Do you like me to kill him?" The Prophet (SAW) replied in the affirmative. Muhammad bin Muslama said, "Then allow me to say what I like." The Prophet (SAW) replied, "I do (i.e. allow you)."
(*Sahih Bukhari, Vol. IV, Chapter 271, Page 168*)

٣٧١ - حدثنا يوسف بن موسى:
حدثنا عبيد الله بن موسى، عن إسرائيل،
عن أبي إسحاق، عن البراء بن عازب
قال: بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم
إلى أبي رافع اليهودي رجالا من الأنصار
فأمر عليهم عبد الله بن عتيك، وكان
أبو رافع يؤذي رسول الله صلى الله
عليه وسلم ويعين عليه، وكان في حصن
له بأرض الحجاز. فلما دنوا منه
وقد غربت الشمس وراح الناس
بسرحهم، فقال عبد الله لأصحابه:
اجلسوا مكانكم، فإني منطلق
ومتلطف للبواب لعلي أن أدخل.
فأقبل حتى دنا من الباب، ثم تقنع
بثوبه كأنه يقضي حاجة، وقد دخل
الناس فهتف به البواب: يا عبد الله،

إن كنت تريد أن تدخل فادخل، فإني أريد أن أغلق الباب. فدخلت فتكمنت، فلما دخل الناس أغلق الباب، ثم علق الأغاليق على ود، قال فقمت إلى الأقاليد فأخذتها ففتحت الباب، وكان أبو رافع يسمر عنده، وكان في علالي له. فلما ذهب عنه أهل سمره صعدت إليه، فجعلت كلما فتحت بابا أغلقت علي من داخل، قلت: إن القوم نذروا بي لم يخلصوا إلي حتى أقتله، فانتهيت إليه، فإذا هو في بيت مظلم وسط عياله لا أدري أين هو من البيت، فقلت: يا أبا رافع، فقال: من هذا؟ فأهويت نحو الصوت فأضربه ضربة بالسيف وأنا دهش، فما أغنيت شيئا، وصاح فخرجت من البيت، فأمكث غير بعيد، ثم دخلت إليه، فقلت: ما هذا الصوت يا أبا رافع؟ فقال: لأمك الويل، إن رجلا في البيت ضربني قبل بالسيف، قال: فأضربه ضربة أثخنته ولم أقتله، ثم وضعت ضبيب السيف في بطنه حتى أخذ في ظهره، فعرفت أني قتلته، فجعلت أفتح الأبواب بابا بابا، حتى انتهيت إلى درجة له، فوضعت رجلي وأنا أرى أني قد

انتهيت إلى الأرض فوقعت في ليلة
مقمرة فانكسرت ساقي فعصبتها
بعمامة ثم انطلقت حتى جلست على
الباب فقلت : لا أخرج الليلة حتى
أعلم أقتلته ؟ فلما صاح الديك قام
الناعي على السور فقال : أنعى أبا رافع
تاجر أهل الحجاز . فانطلقت إلى
أصحابي فقلت النجاء فقد قتل الله
أبا رافع . فانتهيت إلى النبي صلى الله
عليه وسلم فحدثته ، فقال لي : ابسط
رجلك ، فبسطت رجلي فمسحها
فكأنها لم أشتكها قط

Narrated Al-Bara' bin 'Azib (RA); Allah's Apostle (SAW) sent some men from the Ansar to (kill) Abu Rafi', the Jew, and appointed 'Abdullah bin 'Atik as their leader. Abu Rafi' used to hurt Allah's Apostle (SAW) and help his enemies against him. He lived in his castle in the land of Hijaz. When those men approached (the castle) after the sun had set and the people had brought back their livestock to their homes. 'Abdullah (bin 'Atik) said to his companions, "Sit down at your places. I am going, and I will try to play a trick on the gate-keeper so that I may enter (the castle)." So 'Abdullah proceeded towards the castle, and when he approached the gate, he covered himself with his clothes, pretending to answer the call of nature. The people had gone in, and the gate-keeper (considered 'Abdullah as one of the castle's servants) addressing him saying, "O Allah's Servant! Enter if you wish, for I want to close the gate." 'Abdullah added in his story, "So I went in (the castle) and hid myself. When the people got inside, the gate-keeper closed the gate and hung the keys on a fixed wooden peg. I got up and took the keys and opened the gate. Some people were staying late at night with Abu Rafi' for a pleasant night chat in a room of his. When his companions of nightly entertainment went away, I ascended to him, and whenever I opened a door, I closed it from inside. I said to myself, 'Should these people discover my presence, they

will not be able to catch me till I have killed him.' So I reached him and found him sleeping in a dark house amidst his family, I could not recognize his location in the house. So I shouted, 'O Abu Rafi!' Abu Rafi' said, 'Who is it?' I proceeded towards the source of the voice and hit him with the sword, and because of my perplexity, I could not kill him. He cried loudly, and I came out of the house and waited for a while, and then went to him again and said, 'What is this voice, O Abu Rafi? He said, 'Woe to your mother! A man in my house has hit me with a sword! I again hit him severely but I did not kill him. Then I drove the point of the sword into his belly (and pressed it through) till it touched his back, and I realized that I have killed him. I then opened the doors one by one till I reached the staircase, and thinking that I had reached the ground, I stepped out and fell down and got my leg broken in a moonlit night. I tied my leg with a turban and proceeded on till I sat at the gate, and said, 'I will not go out tonight till I know that I have killed him.' So, when (early in the morning) the cock crowed, the announcer of the casualty stood on the wall saying, 'I announce the death of Abu Rafi', the merchant of Hijaz. Thereupon I went to my companions and said, 'Let us save ourselves, for Allah has killed Abu Rafi', 'So I (along with my companions proceeded and) went to the Prophet (SAW) and described the whole story to him. He said, 'Stretch out your (broken) leg. I stretched it out and he rubbed it and it became alright as if I had never had any aliment whatsoever,"
(Sahih Bukhari, Vol. V, Chapter 371, Pp 251 - 253)

"It has been related on the authority of Umair Ibn Umayyah that he had a "mushrikah" sister who teased him when he met the Holy Prophet (SAW) and used to abuse the Holy Prophet (SAW). At last one day he killed her with his sword. Her sons cried and said, "we know her murderers who killed our mother and the parents of these people are "mushrik (Infidels)." When Umair thought that her sons may not murder wrong persons, he came to the Holy Prophet (SAW) and informed about the whole situation. The prophet (SAW) said to him, "have you killed your sister." He said, "Yes." Prophet (SAW) said, "Why" He said that she was harming me in your relation. The Prophet (SAW) called her sons and asked about the murderers. They show other persons as murderers. Then Prophet informed them and declared her death as vain. ***(Majmauz Zawaid wa Manbaul Fawaid, Vol. V., page 260). – As reported in PLD 1991 FSC 10"***

"It has been related on the authority of Ikrimah that a person abused the Holy Prophet (SAW). The Holy Prophet (SAW) said, "Who will help me against my (this) enemy." Zubair said, "I". Then he (Zubair) fought with him and killed him. The Holy Prophet (SAW) gave him this goods. *(As reported in PLD 1991 FSC 10/25)"*

"It is reported from Ishaq bin Ibrahim, from Abdullah bin Muhammad, from Sufyan bin Anya, from Umro. Hazrat Jabar (RA) that the Holy Prophet (SAW) said who would kill Ka'ab bin Ashraf because he had teased the Holy Prophet (SAW) much. Muhammad bin Musailma asked "O Prophet of Allah. Do you wish I should kill him". The Holy Prophet (SAW) said," yes." .... and they killed him. ***(Sahih Muslim, Kitab-al-Jihad 2158)"***

"It has been narrated that after the conquest of Makkah, the Holy Prophet (SAW) after giving general pardon ordered killing of Ibn Khatal and his she-slaves who used to compose defamatory poems about the Holy Prophet (SAW). ***(Al-Shifa by Qazi Ayaz, Vol II, page 284 Urdu Translation. As reported in PLD 1991 FSC 10"***

9. Section 295C of Pakistan Penal Code 1860 is the relevant law under discussion. Therefore, it is necessary to have a look on section 295C as well as the proposed charge for the presiding officer of the court concerned as referred hereinunder:-

"[295C. **Use of derogatory remarks etc., in respect of Holy Prophet (SAW).**- Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation, or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (SAW) shall be punished with death, or imprisonment for life, and shall also be liable to fine."]

"**Charge**, I ____________________ (name and office of Court of Session, etc.) hereby charge you ______ (name of the accused as follows.

That you, on or about the ______ day of ______ at ______ by writing (or speaking) the words (mention them or by visible representation or by imputation) defiled the sacred name of Holy Prophet Muhammad (SAW) with the deliberate and malicious intention to use such derogatory remarks thereby committed offence

punishable u/s 295C, Pakistan Penal Code 1860, and within my cognizance.

And I direct that you be tried on the said charge (by this Court).

It is explicit from the aforementioned verses of Holy Quran as also the traditions of Holy Prophet (SAW) that the Capital punishment for blasphemy was well founded in Quran and Sunnah and the legislature of Pakistan was quite conscious of the mater by using the words, "deliberate and malicious intention" in the specimen charge and no court can frame the charge other than specified in the law itself. This provides two guarantees as a check on the abuse of process of court. First that mens-rea needs to be seen and gone into by the judge at the time of indictment of the accused and second the actus-rea which means the actual commission of the offence of blasphemy. These two principles of criminal administration of justice are internationally recognized and meet the international standards for all practical purposes and intents.

10. Blasphemy as an offence is punishable in almost all the revelational religions. A ready example may be cited from JUDAISM. In the third book of Torah Levitievs 24:16 states that those who speak blasphemy "SHALL SURELY BE PUT TO-DEATH".

11. In order to dispel the false propaganda and baseless proposition that blasphemy law is enacted only in Pakistan and thus it allegedly targets a particular class of people, let us see a brief history and comparative provisions of blasphemy laws prevalent in different countries which is as under:-

Afghanistan

An Islamic state, Afghanistan prohibits blasphemy as an offence under Sharia. Blasphemy may be punished by penalties up to execution by hanging.

Australia

The states, the territories, and the Commonwealth of Australia are not uniform in their treatment of blasphemy. Blasphemy is an offence in some

jurisdictions but is not in others. The last attempted prosecution for blasphemy by the Crown occurred in the state of Victoria in 1919.

Austria

In Austria, two sections of the penal code relate to blasphemy:

- § 188 : Vilification of Religious Teachings
- § 189 : Disturbance of Religious Practice

Bangladesh

Bangladesh discourages blasphemy by a provision in its penal code that prohibits "hurting religious sentiments," and by other laws and policies that suppress freedom of speech.

Brazil

Art. 208 of the penal code states that "publicly vilifying an act or object of religious worship" is a crime punishable with 1 month to a year of incarceration, or fine.

Canada

The Criminal Code of Canada lists **blasphemous libel** as a crime; but the Code's provision contravenes provisions in the superseding Canadian Charter of Rights and Freedoms.

The Crown last prosecuted a charge of blasphemous libel in *R.* v. *Rahard* (1935).

Denmark

In Denmark, Paragraph 140 of the penal code is about blasphemy. The paragraph has not been used since 1938 when a Nazi group was convicted for antisemitic propaganda. The hate speech paragraph (266b) is used more frequently. Abolition of the blasphemy clause was proposed in 2004, but failed to gain a majority.

Egypt

The vast majority of Egyptians are Sunni. The majority uses the law against blasphemy with other laws to persecute members of Egypt's minorities, especially: Shia, Sufi, Christians, Bahai, and atheists.

European initiatives

The Parliamentary Assembly of the Council of Europe in Strasbourg adopted on 29 June 2007 Recommendation 1805 (2007) on blasphemy, religious insults and hate speech against persons on grounds of their religion.

A religious insult is forbidden in Andorra, Cyprus, Croatia, the Czech Republic, Denmark, Spain, Finland, Germany, Greece, Iceland, Italy, Lithuania, Norway, the Netherlands, Poland, Portugal, Russian Federation, Slovakia, Switzerland, Turkey and Ukraine.

Finland

In Finland, section 10 of chapter 17 of the Criminal Code relate to blasphemy. Unsuccessful attempts were made to rescind the section in 1914, 1917, 1965, 1970, and 1998.

Germany

In Germany, blasphemy is covered by Article 166 of the Strafgesetzbuch, the German criminal law. If a deed is capable of disturbing the public peace, blasphemy is actionable. In 2006, Manfred van H. (also known as "Mahavo") was prosecuted for blasphemy.

Greece

Articles 198, 199, and 201 of the Greek Penal Code create offences which involve blasphemy. Article 198 "Malicious Blasphemy" provides:

> *1. One who publicly and maliciously and by any means blasphemes God shall be punished by imprisonment for not more than two years.*
>
> *2. Except for cases under paragraph 1, one who by blasphemy publicly manifests a lack of respect for the divinity shall be punished by imprisonment for not more than three months.*

Article 199 "Blasphemy Concerning Religions" states: *One who publicly and maliciously and by any means blasphemes the Greek Orthodox Church or any other religion tolerable in Greece shall be punished by imprisonment for not more than two years.*

Jordan

Jordan's Penal Code prohibits anyone from blaspheming Islam, demeaning Islam or Muslim feelings, or insulting Prophet Mohammed (). Violating the prohibitions makes the violator liable for imprisonment (up to three years) and a fine.

Kuwait

Kuwait is an Islamic state. It suppresses any blasphemy against Sunni Islam with legislation rather than by applying Sharia. Accusations of blasphemy in Kuwait usually target the Shia, academics, and journalists.

Malaysia

Malaysia prevents insult to religion and to the religious by education, by restrictions upon the broadcasting and publishing media, and by the legal system. Some states in the Malaysian federation operate Sharia courts to protect Islam, and, when Sharia is not applicable, the Malaysian Penal Code provides penalties for offenses against religion.

Malta

Instead of a law against blasphemy, Malta has laws against the vilification of religion, and against immorality. Enacted in 1933, Article 163 of Malta's Criminal Code prohibits vilification of the Roman Catholic Apostolic Religion, which is Malta's religion. Vilification of Malta's religion makes the vilifier liable to imprisonment for a term from one to six months. By Article 164, vilification of any cult "tolerated by law" makes the vilifier liable to imprisonment for a term from one to three months. Article 338(bb) imposes liability upon anyone who, "even though in a state of intoxication, publicly utters any obscene or indecent words, or makes obscene acts or gestures, or in any other manner not otherwise provided for in this Code, offends against public morality, propriety or decency". Article 342 provides:

> In respect of the contravention under article 338(bb), where the act consists in uttering blasphemous words or expressions, the minimum punishment to be awarded shall in no case be less than a fine (*ammenda*) of eleven euro and sixty-five cents (11.65) and the maximum punishment may be imprisonment for a term of three months . . . .

In 2008, criminal procedures were initiated against 621 people for blaspheming in public.

Netherlands

The Kingdom of the Netherlands prohibits blasphemy by a provision in its penal code. Article 147 punishes (by up to three months in jail or a fine of the second category (i.e. up to €3,800).

New Zealand

In New Zealand, Section 123 of the Crimes Act 1961 allows for imprisonment up to one year for anyone who publishes any "blasphemous libel". The only person prosecuted for blasphemous libel in New Zealand was John Glover, publisher of *The Maoriland Worker* (a newspaper), in 1922.

Nigeria

Nigeria prohibits blasphemy by section 204 of its Criminal Code and by permitting Sharia courts to operate in some states. Vigilantism frequently usurps the jurisdiction of the courts.

Saudi Arabia

Islam is Saudi Arabia's state religion. The country's monarchy favors one school of Sunni Islam, namely, Wahhabism. The country's laws are an amalgam of rules from Sharia, royal edicts, and fatawa from the Council of Senior Religious Scholars. Those laws prescribe penalties up to the death penalty for blasphemy.

Sudan

Sudan has Sunni Islam as its state religion. About seventy percent of the country's population is Muslim. The next largest group—about twenty-five percent of the population—is animist.

Section 125 of the Sudanese Criminal Act prohibits "insulting religion, inciting hatred and showing contempt for religious beliefs." The section includes as penalties: imprisonment, a fine, and a maximum of forty lashes. In November 2007, the section gave rise to the Sudanese teddy bear blasphemy case. In December 2007, the section was used against two

Egyptian booksellers. They were sentenced to six months in prison because they sold a book that the court deemed an insult to Hazrat Aisha (R.A.), one of Prophet Mohammed's () wives.

United Arab Emirates

The United Arab Emirates discourage blasphemy by controlling what is published and distributed, by using Sharia punishments against Muslims, and by using judge-made penalties against non-Muslims.

United Kingdom

Blasphemy laws in the United Kingdom were specific to blasphemy against Christianity. The last attempted prosecution under these laws was in 2007 when the fundamentalist group Christian Voice sought a private prosecution against the BBC over its broadcasting of the show Jerry Springer: The Opera (which includes a scene depicting Jesus, dressed as a baby, professing to be "a bit gay"). The charges were rejected by the City of Westminster magistrates court. Christian Voice applied to have this ruling overturned by the High Court, but the application was rejected. The court found that the common law blasphemy offences specifically did not apply to stage productions (s. 2(4) of the Theatres Act 1968) and broadcasts (s. 6 of the Broadcasting Act 1990).

The last successful blasphemy prosecution (also a private prosecution) was Whitehouse v. Lemon in 1977, when Denis Lemon, the editor of Gay News, was found guilty. His newspaper had published James Kirkup's poem The Love that Dares to Speak its Name, which allegedly vilified Christ and his life. Lemon was fined £500 and given a suspended sentence of nine months imprisonment. It had been "touch and go", said the judge, whether he would actually send Lemon to jail. In 2002, a deliberate and well-publicised public repeat reading of the poem took place on the steps of St Martin-in-the-Fields church in Trafalgar Square, but failed to lead to any prosecution.

The last person in Britain to be imprisoned for blasphemy was John William Gott on 9 December 1921. He had three previous convictions for blasphemy when he was prosecuted for publishing two pamphlets which satirised the biblical story of Jesus entering Jerusalem (Matthew 21:2-7), comparing Jesus to a circus clown. He was sentenced to nine months' hard labour.

The last prosecution for blasphemy in Scotland was in 1843. In 1697, a Scottish court hanged Thomas Aikenhead for blasphemy.

On 5 March 2008, an amendment was passed to the Criminal Justice and Immigration Act 2008 which abolished the common law offences of blasphemy and blasphemous libel in England and Wales. (Common law is abolished, not repealed.) The Act received royal assent on 8 May 2008, and the relevant section came into force on 8 July 2008.

Yemen

Accusations of blasphemy in Yemen serve the same purpose there as elsewhere. The accusations victimize religious minorities, intellectuals and artists, reporters and human rights defenders, and opponents of the ruling clique. If vigilantism or abuse by the authorities does not kill an accused or force an accused into exile, the accused in Yemen will be subject to Islamic law (Sharia). Sharia, according to some interpretations, prescribes death as the proper punishment for blasphemy.

United States

In early days of United States even death was provided as the penalty for blasphemy, however, the law is extinct now.

Massachusetts, Michigan, Oklahoma, South Carolina, Wyoming, and Pennsylvania have laws that make reference to blasphemy. Some US states still have blasphemy laws on the books from the founding days. For example, Chapter 272 of the Massachusetts General Laws - a provision based on a similar colonial era Massachusetts Bay statute enacted in 1697 - states:

> Section 36. Whoever willfully blasphemes the holy name of God by denying, cursing or contumeliously reproaching God, His creation, government or final judging of the world, or by cursing or contumeliously reproaching Jesus Christ or the Holy Ghost, or by cursing or contumeliously reproaching or exposing to contempt and ridicule, the holy word of God contained in the holy scriptures shall be punished by imprisonment in jail for not more than one year or by a fine of not more than three hundred dollars, and may also be bound to good behavior.

The history of Maryland's blasphemy statutes suggests that even into the 1930s, the First Amendment was not recognized as preventing states from passing such laws. An 1879 codification of Maryland statutes prohibited blasphemy:

> Art. 72, sec. 189. If any person, by writing or speaking, shall blaspheme or curse God, or shall write or utter any profane words of and concerning our Saviour, Jesus Christ, or of and concerning the Trinity, or any of the persons thereof, he shall, on conviction, be fined not more than one hundred dollars, or imprisoned not more than six months, or both fined and imprisoned as aforesaid, at the discretion of the court.

12. Constitutionally speaking, Pakistan is an ideological state as laid down in the Preamble to the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan ever since 12th day of April, 1973 with the name as "Islamic Republic of Pakistan". This Constitution makes it clear, unambiguously and unequivocally that the sovereignty over the entire Universe belongs to Almighty ALLAH alone, and the authority to be exercised by the people of Pakistan within the limits prescribed by Him is a sacred trust. And whereas it is the will of the people of Pakistan to establish an order wherein the State shall exercise its powers and authority through the chosen representatives of the people wherein the principles of democracy, freedom, equality, tolerance and social justice, as enunciated by Islam, shall be fully observed.

13. The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan also demands the creation of a society wherein the Muslims shall be enabled to order their lives in the individual and collective spheres in accordance with the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah and wherein adequate provision shall be made to SAFEGUARD THE LEGITIMATE INTERESTS OF MINORITIES and backward and depressed classes.

14. It is also noteworthy that we, the people of Pakistan being conscious of our responsibility before Almighty Allah and men and being cognisant of the sacrifices made by the people in the cause of Pakistan and being faithful to the declaration made by the Founder of Pakistan, Quaid-i-Azam Mohammad Ali Jinnah, that Pakistan would be a democratic State based on Islamic principles of social justice, gave this constitution to ourselves so

that the people of Pakistan may prosper and attain their rightful and honoured place amongst the nations of the world and make their full contribution towards international peace and progress and happiness of humanity.

15. This order in the society can never be achieved unless the relevant legislation is done and it is institutionalized as well. Islam is the state religion in the country whereas Quran and Sunnah are the chief sources of legislation.

16. Now coming to validity of section 295C which was brought on Pakistan Penal Code 1860 through Act No. III of 1986. At this stage it is apt to reproduce the same for analysis qua a judgment quoted earlier which has already attained finality:-

> "295C. **Use of derogatory remarks, etc., in respect of the Holy Prophet (SAW)**. - Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation, or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (SAW) shall be punished with death, or imprisonment for life, and shall also be liable to fine."

This piece of legislation has already been debated in and outside of the Parliament, Parliamentary Forums and also before a constitutional court. The Federal Shariat Court examined the law in hand in the light of Quran and Sunnah in the case titled "Muhammad Ismail Qureshi vs Pakistan through Secretary, Law and Parliamentary Affairs" [PLD 1991 FSC Page 10] and found the alternative punishment for life as against the Injunctions of Islam. A few paras from the judgment may be reproduced as below:-

> "33. The words (سب - شتم) and (اذی) have been used for the contempt of the Prophet in Holy Qur'an and Sunnah. (سب) means to suffer, to harm, to molest, to contemn, to insult, to annoy, to irritate, to injure, to put to trouble, to malign, to degrade, to scoff. (Arabic English lexicon, E.W. Lane, Book-I, Part-I page 44). The word (شتم) means to insult, to abuse, to revile, to scold, to curse, to defame." [PLD 1991 FSC 10 – page 26]

> 66. Practically, all the Jurisconsults and Scholars agreed that in view of the above verses and the equal status of all the

Prophets as such, the same penalty of death as determined above shall apply, in case any one utters contemptuous remarks or offers insult, in any way, to any one of them.

67. In view of the above discussion we are of the view that the alternate punishment of life imprisonment as provided in section 295C, Pakistan Penal Code 1860 is repugnant to the Injunctions of Islam as given in Holy Qur'an and Sunnah and therefore, the said words be deleted therefrom." [page 35 - PLD 1991 FSC Page 10]

17. There exists a very strong lego-constitutional judicial hierarchy of courts in Pakistan. Under this credible system every offence punishable with death is triable by a Court of Session. Chapter XXIIA of Criminal Procedure Code 1898 and the Provisions of Qanun-e-Shahadat Order 1984 is a guarantee for fair trial. Apart from this lawfully assured process at present, right to fair trial for every accused is made a fundamental right under Part II of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 vide Constitution (Eighteenth Amendment) Act, 2010, which ensures that in every criminal charge against any person the accused shall be entitled to a FAIR TRIAL as well as DUE PROCESS. In Pakistan under this system of trial every accused is represented by a legal expert, having, every right of defence and no accused person can be denied the right to consult and be defended by a legal practitioner of his own choice, according to the fundamental rights under clause (1) of Article 10 of the Constitution. The death penalty, if awarded CANNOT BE EXECUTED unless it was confirmed by a Division Bench of the High Court concerned as is clear from the bare reading of section 374 of the Criminal Procedure Code 1898 which reads as under:

"374. When the Court of Session passes sentence of death, the proceedings shall be submitted to the High Court and the sentence shall not be executed unless it is confirmed by the High Court."

18. An accused person convicted on a trial held by sessions judge or an additional sessions judge, may appeal to the High Court under section 410 of the Criminal Procedure Code 1898. In case of an acquittal the provincial Government may direct the public prosecutor to file an appeal under section 417 of the Criminal Procedure Code 1898 before the High Court

from the order of acquittal passed by any court other than a High Court and as per sub-section (2A) of section 417 ibid a person aggrieved by the order of acquittal may also file an appeal against such order.

19. In any case submitted under section 374 the High Court under section 376 of Criminal Procedure Code 1898 may confirm the sentence, or pass any other sentence warranted by law, or may annul the conviction, and convict the accused of any offence of which the Sessions Court might have convicted him, or order a new trial on the same or an amended charge, or may acquit the accused person.

At this juncture I may advert to another aspect of the matter that some propaganda driven minds and agenda driven individuals give a wrong impression that procedural laws in Pakistan do not meet the international standards of human rights or these laws are not recognizable globally. This impression is totally baseless and ill-founded. The closest example in this regard could be cited from India where Code of Criminal Procedure 1973 (Act 2 of 1974) in its Chapter XXVIII lays down the similar provision of confirmation of death sentences inflicted by the session court as under:

> "366. ***Sentence of death to be submitted by court of session***.- (1) When the court of session passes sentence of death, the proceedings shall be submitted to the High Court and the sentence shall not be executed unless it is confirmed by the High Court."

For the benefit of comparative reading I may mention here a similar provision in Pakistani law which is section 374 Criminal Procedure Code 1898.

> "374. ***Sentence of death to be submitted by court of session***.(1) When the court of session passes sentence of death, the proceedings shall be submitted to the High Court and the sentence shall not be executed unless it is confirmed by the High Court."

It is evident from the comparative reading of the Pakistani Code of Criminal Procedure 1898 and Indian Code of Criminal Procedure 1973 that even the wording of the law is the same. So in view of this proven analysis, so far as the law in Pakistan is concerned, it meets the international requirements and standards of prosecution and trials, etc. I may note it sadly that the present Code of Criminal Procedure in Pakistan is an enactment not done after the independence in 1947 rather the law enacted during the British rule is adopted.

20. Then there is a remedy available to the accused/convict to file an appeal before the High Court under section 411A, Criminal Procedure Code 1898. Further, there is a remedy available to every accused/convict and also an aggrieved person before the apex court of Pakistan. Under paragraph (a) of clause (2) of Article 185 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, Supreme Court shall have jurisdiction to hear and determine appeals from judgments/sentences passed by a High Court. The said relevant provision is reproduced below:

> "185(2) An appeal shall lie to the Supreme Court from any judgment, decree, final order or sentence of a High Court-
>
> (a) if the High Court has on appeal reversed an order of acquittal of an accused person and sentenced him to death or to transportation for life or imprisonment for life; or, on revision, has enhanced a sentence to a sentence as aforesaid; or
>
> (b) if the High Court has withdrawn for trial before itself any case from any court subordinate to it and has in such trial convicted the accused person and sentenced him as aforesaid; or
>
> (c) if the High Court has imposed any punishment on any person for contempt of the High Court."

21. Even after the finality of the judgment by the Supreme Court of Pakistan or any other court or tribunal the President of the Islamic Republic of Pakistan under Article 45 of the constitution could also exercise powers to grant pardon, reprieve and respite, and to remit, suspend or commute any sentence passed by any court, tribunal or other authority. These powers of the President were also made subject to the judicial scrutiny in the case titled as Abdul Malik vs The State [PLD 2006 SC 365]. In this case I have had the honour of assisting the Hon'ble Supreme Court of Pakistan as an Advocate for some of the appellants and the petitioners. The Bench was headed by the Chief Justice of Pakistan, Mr. Justice Iftikhar Muhammad Chaudhry comprising of Mr. Justice Rana Bhagwandas, Mr. Justice Faqir Muhammad Khokhar, Mr. Justice M. Javed Buttar and Mr. Justice Tassaduq Hussain Jillani. The relevant paragraph of the said judgment is reproduced below for ready reference:

> "---- Arts. 45, 48(2) & 2-A --- Criminal Procedure Code (V of 1898), S. 402 --- Power of President of Pakistan to grant remissions in terms of

Art.45 of the Constitution --- Nature and scope --- President enjoys unfettered powers to grant remissions in respect of offences and no clog stipulated in a piece of subordinate legislation could abridge such powers of the President --- Such powers of the President were not violative of the spirit of Art.2-A of the Constitution---Power of the President to grant pardon, reprieve, respite, remit or suspend, or commute any sentence was not subject to S.402, Criminal Procedure Code, 1898---Principles."

22. In the light of afore-going discussion the death penalty for blasphemy provided in section 295C of the Pakistan Penal Code 1860 is well in accordance with the Injunctions of Islam as laid down in the Holy Quran and Sunnah of Holy Prophet (SAW) and NEED NOT TO BE CHANGED OR AMENDED. Therefore, all the references mentioned in paragraph 1 are answered in negative being misconceived and unfounded under the law. As per Article 9 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, no person shall be deprived of life or liberty save in accordance with law and all citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law under clause (1) of Article 25 of the Constitution. This was the precise reason that section 295C of the Pakistan Penal Code 1860 is triable by the sessions court being the court of common causes and it is not subjected to trial before any special court, which makes the process of trial transparent, open, fair and credible.

23. Another aspect of the matter which is to be touched briefly is the freedom of religion in Pakistan. Our constitutional scheme has made the freedom to profess religion and to manage religious institutions a fundamental right which is also justiceable before the courts of law under paragraph (a) of Article 20 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, it is guaranteed that every citizen shall have the right to profess, practice and propagate his religion and also under paragraph (b) every religious denomination and every SECT thereof shall have the right to establish, maintain and manage its religious institutions. There is a rider in this Article which is also in consonance with the global principles of justice, law and constitutionalism which makes this freedom to profess, practice or propagate the religions for every SECT and to establish, maintain and manage religious institutions, OF COURSE, subject to law, public order and morality.

24. Pakistan being a very responsible state was capable to create such lego-constitutional mechanism for trials, appeals and constitutional and.

other procedural remedies that ever since 1986 till date, reportedly, no execution has taken place under this law so far. This fact is an ample proof alone of safeguards embodied in the entrenched judicial practices in this country.

25. The Ministry of Interior is advised to follow the legal course of respecting the principle re lis-pendens. No action is required by executive authorities as Mst. Aasia Noreen had already sought herself legal remedy under section 410 of the Criminal Procedure Code 1898 by filing an appeal against her conviction in the concerned High Court challenging the judgment of the trial court and penalty of death sentence.

26. So far as the request made to the Prime Minister of Pakistan by the Ministry of Minorities which is also referred to the Law, Justice & Parliamentary Affairs Division to look into the reforms of blasphemy legislation as a matter of urgency is concerned, it has no substance. Therefore, no action is recommended.

27. Since the Ministry of Foreign Affairs sought briefing material from this Ministry, therefore, it is appropriate that a copy of instant review be sent separately to the Ministry of Foreign Affairs. It is also recommended that the Prime Minister may advise all Divisions and other concerned quarters not to make public comments on the issues involving constitutional intricacies or legal consequences without the opinion of the Ministry of Law, Justice & parliamentary Affairs as this is the requirement of Government of Pakistan's Rules of Business, 1973.

(DR. ZAHEERUDDIN BABAR AWAN)
Minister for Law, Justice &
Parliamentary Affairs

The Prime Minister of the
Islamic Republic of Pakistan
Islamabad.

Copy to:

1. The Speaker, National Assembly of Pakistan, Islamabad.
2. Minister for Foreign Affairs, Islamabad.
3. Minister for Interior, Islamabad.

اکابر کے فیصلوں پر اعتماد کیا جائے!

مولانا زاہد الراشدی

گزشتہ ایک ماہ کے دوران مجھے کراچی، بہاول پور، لاہور، راولپنڈی، خانیوال، کبیروالا، سرگودھا، نوشہرہ، پشاور اور دیگر شہروں میں مختلف دینی اجتماعات میں شرکت اور احباب سے ملاقاتوں کا موقع ملا اور اکثر اوقات میں دوستوں کے اس سوال کا سامنا کرنا پڑا کہ تحریک تحفظ ناموس رسالت کی مرکزی قیادت میں اہل تشیع کی شمولیت کے بارے میں آپ کا موقف اور رائے کیا ہے؟۔

میں نے گزارش کی کہ پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل کی حیثیت میں بھی تحریک تحفظ ناموس رسالت کی مرکزی کونسل کا حصہ ہوں اور اس حوالے سے میرا موقف وہی ہے جو ملک کے اکابر علمائے کرام کا قیام پاکستان کے بعد سے مسلسل چلا آرہا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد جب یہ سوال اٹھا کہ پاکستان میں نفاذ اسلام کس فرقے کے مسلک اور فقہ کے مطابق ہوگا اور اس سلسلہ میں فکری، کلامی اور فقہی اختلافات کو کیسے کنٹرول کیا جائے گا؟۔ اس سوال کے جواب کے لئے علامہ سید سلیمان ندویؒ کی سربراہی میں تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علمائے کرام نے متفقہ ۲۲ نکات پیش کر کے اس سوال اور اعتراض کا منہ بند کر دیا ہے اور بتایا کہ تمام تر اعتقادی اور فقہی اختلافات کے باوجود پاکستان میں آباد تمام مذہبی مکاتب فکر دستوری بنیاد اور قانونی نظام پر متفق ہیں اور ایک متفقہ دستوری ڈھانچہ انہوں نے پیش کر دیا جس میں دیگر مکاتب فکر کے ساتھ اہل تشیع کے ذمہ دار علمائے کرام بھی شریک تھے۔

۱۹۵۲ء میں تحریک ختم نبوت کے لئے تمام مکاتب فکر کو پھر سے جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور آل پارٹیز ایکشن کمیٹی قائم کی گئی تو اس میں بھی اہل تشیع کی نمائندگی موجود تھی۔ جبکہ مولانا ابوالحسنات قادریؒ اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تحریک کی قیادت کر رہے تھے۔

۱۹۷۴ء میں محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں کل جماعتی مجلس تحفظ ختم نبوت تشکیل پائی اور اس کی جدوجہد سے قادیانیت کو پارلیمنٹ سے غیر مسلم اقلیت کا درجہ دلوایا تو اس کی قیادت میں بھی اہل تشیع موجود تھے۔

۱۹۷۷ء میں ملک میں نفاذ اسلام کے لئے تحریک نظام مصطفیٰ کی جدوجہد حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی سربراہی میں میدان میں آئی۔ اس کی قیادت میں بھی شیعہ راہنما موجود تھے۔

۱۹۸۴ء میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد نوراللہ مرقدہ کی سربراہی میں ایک بار پھر کل جماعتی مجلس عمل کا احیاء عمل میں لایا گیا تو اہل تشیع اس کی قیادت میں موجود تھے۔ بلکہ نائب صدر کے منصب پر ایک شیعہ راہنما فائز تھے۔

اب جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی میزبانی اور امیر مجلس حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم

کی رہنمائی میں تحریک تحفظ ناموس رسالت وجود میں آئی ہے تو ماضی کے اسی تسلسل میں شیعہ رہنماؤں کو اس کی ہائی کمان میں شامل کیا گیا ہے۔ اس سے قبل متحدہ مجلس عمل میں بھی اہل تشیع دیگر مکاتب فکر کے ساتھ قیادت کا حصہ رہ چکے ہیں۔ اس طرح دینی تحریکات کے حوالے سے قیام پاکستان کے بعد سے اب تک جو روایت اور تسلسل چلا آرہا ہے۔ وہ بدستور قائم ہے اور یہ دراصل سیکولر حلقوں کے اس اعتراض یا الزام کا عملی جواب ہے کہ پاکستان کے اسلامی تشخص، ملک میں اسلام اور شریعت کی حکمرانی کے بارے میں ملک کے مذہبی مکاتب فکر پوری طرح متفق اور پاکستان میں نفاذ اسلام فرقہ وارانہ مسئلہ نہیں بلکہ متفقہ قومی مسئلہ ہے۔

ایک موقع پر بعض دوستوں نے یہ سوال کیا ہے کہ ہمارے والد محترم امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کا موقف اور طرز عمل کیا تھا؟۔ خصوصاً اس پس منظر میں کہ انہوں نے اثناء عشری اہل تشیع کی تکفیر پر ''ارشاد الشیعہ'' کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ میں نے گزارش کی کہ انہوں نے ''ارشاد الشیعہ'' تصنیف فرمائی اور اس میں انہوں نے جو موقف اختیار کیا ہے وہ صرف ان کا موقف نہیں بلکہ یہ اہل سنت کا موقف ہے اور خود ہمارا موقف بھی اثناء عشری اہل تشیع کی حد تک یہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان تمام تحریکات کا حصہ رہے ہیں جن کا میں نے تذکرہ کیا ہے۔ والد محترم حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ اور عم محترم حضرت مولانا صوفی عبدالحمیدؒ سواتی اور دیگر بزرگ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں شریک ہوئے ہیں۔ جلسوں کی قیادت کی۔ مشترکہ اجتماعات میں شرکت کرتے رہے ہیں اور دونوں گرفتار بھی ہوئے ہیں۔ حضرت والد صاحبؒ کم وبیش دس ماہ، حضرت صوفی صاحبؒ نے تقریباً چھ ماہ اس تحریک میں جیل کاٹی ہے۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں دونوں حضرات سرگرمی کے ساتھ شریک ہوتے رہے ہیں اور جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی صدارت میں منعقد ہونے والا وہ تاریخی جلسہ تحریکی تاریخ کا حصہ ہے۔ جس میں دوسرے تمام مکاتب فکر کے اکابر علمائے کرام کے علاوہ شیعہ راہنماؤں نے بھی خطاب کیا تھا۔ بلکہ یہ واقعہ بھی تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ جلسہ کے بعد جب پولیس نے علامہ علی غضنفر کراروی کو جلسہ گاہ سے نکلتے ہی گرفتار کرلیا تو آغا شورش کاشمیری نے نہ صرف اپنے خطاب کے دوران شدید احتجاج کیا بلکہ پولیس چوکی کا لوگوں کے ہجوم کے ساتھ محاصرہ کرلیا اور کراروی صاحب کو رہا کر کے وہاں سے واپس ہوئے۔

۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں گوجرانوالہ میں حضرت مولانا صوفی عبدالحمیدؒ سواتی نے مشترکہ عوامی جلوس کی قیادت کی اور گکھڑ میں حضرت والد محترم جلوسوں کی قیادت کرتے رہے اور ان کا یہ تاریخی واقعہ بھی اسی تحریک کا ہے کہ فیڈرل فورس کے کمانڈر نے اس کو روکنے کے لئے اس کے راستے میں لکیر کھینچ کر اعلان کیا کہ جو شخص اس لائن کو عبور کرے گا اسے گولی ماردی جائے گی۔ یہ سن کر حضرت والد محترمؒ نے اپنے رفقاء استاذ محترم حضرت مولانا محمد انور صاحب مدظلہ اور حاجی سید ڈار صاحب مرحوم کے ہمراہ یہ کہہ کر کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے لائن کراس کی کہ ''مسنون عمر پوری کر چکا ہوں اور اب شہادت کی تمنا رکھتا ہوں۔'' ان کا یہ جذبہ دیکھ کر فیڈرل سیکورٹی فورس کی رائفلیں سرنگوں ہوگئیں اور جلوس پوری شان وشوکت کے ساتھ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگیا۔

اپنی زندگی کے آخری دس سال وہ بستر علالت پر رہے۔لیکن اس دوران متحدہ مجلس عمل کی تشکیل پائی تو انہوں نے دونوں الیکشنوں میں متحدہ مجلس عمل کے امیدواروں کی حمایت کی اور لوگوں کو ان کا ساتھ دینے کی تلقین فرمائی۔بعض حضرات نے اس سلسلہ میں تحفظات کا بھی ان کے سامنے اظہار کیا۔مگر ان کا موقف وہی رہا۔میں نے دوستوں سے عرض کیا کہ کسی کو مسلمان، منافق یا کافر قرار دینے کا مسئلہ اپنی جگہ پر ایک دینی ضرورت ہوتی ہے۔لیکن قومی ضروریات اور معاشرتی روابط ومعاملات کا ایک مستقل دائرہ ہوتا ہے اور ہمارے بزرگوں نے اپنی اپنی جگہ ان دونوں کا لحاظ رکھا ہے۔

حضرت والد محترمؒ اور حضرت صوفی صاحبؒ کا زندگی بھر یہ معمول رہا ہے کہ وہ بہت سے معاملات پر اپنے تحفظات کا اظہار کرتے تھے اور رائے بھی دیتے تھے۔لیکن جب کوئی اجتماعی فیصلہ ہو جاتا تو اسے نہ صرف قبول کر لیتے تھے۔ بلکہ اس کا بھرپور ساتھ دیتے تھے۔خود میرا معمول بھی بحمداللہ تعالیٰ یہی ہے کہ بعض معاملات پر اپنی مستقل رائے رکھتا ہوں۔اس کا اظہار بھی کرتا ہوں اور کوئی مناسب موقع ہو تو اس پر بحث ومباحثہ سے بھی گریز نہیں کرتا۔لیکن عملاً وہی کرتا ہوں جو اجتماعی فیصلہ ہوتا ہے اور جمہور اہل علم کا موقف ہوتا ہے۔رائے کے حق سے میں کبھی دستبردار نہیں ہوا۔لیکن اپنی رائے کو حتمی قرار دے کر جمہور اہل علم کے موقف کے سامنے اڑنے سے ہمیشہ گریز کیا ہے اور اسے کبھی حق اور صواب کا راستہ نہیں سمجھا۔

میری طالب علمانہ رائے میں اسلام، کفر اور نفاق کی بحث کے باوجود معاشرتی معاملات اور اجتماعی روایات کو الگ دائرے میں رکھنا چاہئے اور اس سلسلہ میں دور نبویؐ میں ہمارے لئے مثال موجود ہے۔

عبداللہ بن ابی اور اس کے منافق ساتھیوں کو جن کی تعداد غزوۂ احد کے موقع پر تین سو کے لگ بھگ بیان کی جاتی تھی۔قرآن کریم کی نص قطعی میں ’’کافر‘‘ قرار دیا گیا ہے اور یہ اعلان کیا گیا کہ ’’وماھم بمؤمنین‘‘ وہ مسلمان نہیں ہیں۔لیکن اس کے باوجود نبی اکرمﷺ کے ساتھ عبادات میں شریک ہوتے رہے ہیں۔غزوات میں اپنی تمام تر غلط حرکات کے باوجود شامل ہوتے رہے ہیں۔

ان کے بارے میں جناب نبی اکرمﷺ سے پوچھا گیا کہ انہیں قتل نہ کر دیا جائے؟۔تو جناب نبی اکرمﷺ نے جواب دیا کہ نہیں! اس سے یہ تاثر پھیلے گا کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔اس لئے یا تو وہ مسلمانوں کا حصہ ہی نظر آتے ہیں۔

حتیٰ کہ منافقین نے ایک موقع پر الگ مسجد بنا کر خود کو عمومی معاشرے سے الگ کرنا چاہا تو قرآن کریم نے اسے ’’مسجد ضرار‘‘ قرار دیا اور نبی اکرمﷺ کو وہاں جانے سے منع کر دیا۔وہ مسجد گرادی گئی اور مصلحت اسی میں سمجھی گئی کہ منافقین کو ان کے کفر کے باوجود معاشرتی طور پر الگ ہونے سے روکا جائے کہ اس کے نقصانات زیادہ ہیں۔

اس لئے میری رائے یہ ہے کہ اکابر کے فیصلوں پر حسب سابق اعتماد کیا جائے۔

(بشکریہ روزنامہ اسلام لاہور، مورخہ ۱۱رفروری ۲۰۱۱ء)

مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب!

قسط نمبر:۶ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ

بابی خوان الحاد سے ریزہ چینی

ہر چند کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے پیشرو مرزا علی محمد باب کے خوان الحاد سے بہت کچھ ریزہ چینی کی۔ لیکن اس نے اپنی عادت مستمرہ کے بموجب احسان شناسی کے فرض سے ہمیشہ پہلو تہی کی۔ قادیانی تحریک کے متعلق علامہ سید محسن امین عاملی کا ایک مضمون مئی ۱۹۲۵ء میں ہندوستان کے بعض جرائد میں شائع ہوا تھا۔ جس میں صاحب ممدوح نے لکھا تھا کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی کا اعجازی کلام دمشق میں پیش کیا گیا تو اہل دمشق نے صاف کہہ دیا کہ قادیان کا سارا علمی سرمایہ اور استدلال بابیوں کا سرقہ ہے اور یہ کہ اہل قادیان بابیوں کی ناکمل نقل ہیں۔ (کوکب ہند ۱۷ مئی ۱۹۲۵ء) اور ڈاکٹر ایچ ڈی گرس وولڈ نے لکھا کہ جہاد سے دست بردار ہونا اور جس سلطنت کے زیر سایہ ہوں اس کے حق میں وفاداری اور خیر خواہی کا اظہار کرنا وغیرہ وغیرہ ایسے امور ہیں جن میں ایران کے موجودہ بابی اور ہندوستان کے مرزائی حد درجہ کی مشابہت اور موافقت رکھتے ہیں۔ بلکہ یہ مشابہت اس حد تک بڑھی ہوئی ہے کہ خواہ مخواہ یہی خیال پیدا ہوتا ہے کہ دوسرا فرقہ پہلے کی نقل ہے۔ (مرزا غلام احمد قادیانی مؤلفہ ڈاکٹر گرس وولڈ ص ۴۳) اب ذیل میں چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ مرزائیت اور بابیت ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں۔

مرزا علی محمد باب	مرزا غلام احمد قادیانی
ملا محمد حسین بشرویہ نے کہا کہ مشرق اور مغرب کے تمام سلاطین ہمارے سامنے خاضع وسربسجود ہوں گے۔ (نقطۃ الکاف ص ۱۶۲)	مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک الہام کے رو سے پیشین گوئی کی کہ: ''بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۰۳)
کتاب بیان میں پہلے سے وہ احکام ودستور العمل درج کر دیئے گئے ہیں۔ جن پر مستقبل کی بابی سلطنت کا عمل درآمد ہوگا اور بیان میں صریحاً مذکور ہے کہ وہ وقت ضرور آئے گا کہ سارا ایران بابی ہو جائے گا اور وہاں کا آئین وقانون کتاب بیان کا قانون ہوگا۔ (مقدمہ نقطۃ الکاف) حضرات بابیہ باطنی وروحانی سلطنت کے حکمران ہیں اور ضرور ہے کہ ظاہری سلطنت بھی ان کو پہنچے گی گو ہزار سال ہی کیوں نہ لگ جائے۔ (نقطۃ الکاف ص ۱۸۲،۱۸۳)	مسیح موعود نے کہا کہ ساری دنیا میں احمدیت ہی احمدیت پھیل جائے گی۔ (الفضل ۲۸ راگست ۱۹۲۴ء) مرزا محمود احمد قادیانی نے کہا مجھے تو ان غیر احمدی مولویوں پر رحم آیا کرتا ہے۔ جب میں خیال کرتا ہوں کہ جب خداتعالیٰ احمدیوں کو حکومت دے گا۔ احمدی بادشاہ تختوں پر بیٹھیں گے۔ الفضل کے پرانے فائل نکال کر پیش ہوں گے تو اس وقت ان بیچاروں کا کیا حال ہوگا۔ (الفضل ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء)

مرزا علی محمد باب نے کہا۔ محمد نقطۂ فرقان ہیں اور مرزا علی محمد باب نقطۂ بیان ہے اور پھر دونوں ایک ہو جاتے ہیں۔ (دیباچہ نقطۃ الکاف)	مسیح قادیان نے لکھا: ”خدا تعالیٰ نے ہر ایک بات میں وجود محمدی میں مجھے داخل کر دیا۔ یہاں تک کہ یہ بھی نہ چاہا کہ یہ کہا جائے کہ میرا کوئی الگ نام ہو یا کوئی الگ قبر ہو۔“ (نزول المسیح ص۳ حاشیہ، خزائن ج۱۸ ص۳۸۱)
تمام انبیاء کرام امی تھے اور مرزا علی محمد باب بھی امی تھا۔ (نقطۃ الکاف ص۱۰۹)	مسیح قادیان نے لکھا: ”آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن و حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔“ (ایام الصلح ص۱۴۷، خزائن ج۱۴ ص۳۹۴)
مرزا علی محمد باب نے کہا۔ علماء علم و عمل میں مستور اور حب ریاست میں گرفتار ہیں۔ ان لوگوں نے گوش طلب کو نہ کھولا اور نظر انصاف سے نہ دیکھا۔ بلکہ اس کے برعکس رد و اعراض کی زبان کھول دی۔ ان حرمان نصیبوں نے کہا جو کچھ کہا اور کیا جو کچھ کیا۔ (نقطۃ الکاف ص۱۰۸، ۱۰۹)	مسیح قادیان نے لکھا: ”یہ مولوی لوگ اس بات کی شیخی مارتے ہیں کہ ہم بڑے متقی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ نفاق سے زندگی بسر کرنا انہوں نے کہاں سے سیکھ لیا ہے۔ کتاب الٰہی کی غلط تفسیروں نے انہیں بہت خراب کیا ہے۔“ (ازالہ ص۷۲۶ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۴۹۱) ”یہ لوگ سچائی کے پکے دشمن ہیں۔ راہ راست کے جانی دشمن کی طرح مخالف ہیں۔“ (کشتی نوح ص۷، خزائن ج۱۹ ص۸) ”اور لکھا اے بدذات فرقۂ مولویان اے یہودی خصلت مولویو۔“ (انجام آتھم ص۲۱ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۱)
مؤلف نقطۃ الکاف نے سید یحییٰ سے دریافت کیا کہ تمہارے والد محترم کا حضرت حق (مرزا علی محمد باب) کے متعلق کیا خیال ہے؟ سید یحییٰ نے جواب دیا کہ وہ اس وقت تک اظہار توقف کر رہا ہے۔ اس کے بعد کہا میں ذات اقدس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میرا والد باوجود اس جلالت قدر کے اس ظہور باہر النور پر ایمان نہ لایا تو میں سبیل محبوب میں اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اڑا دوں گا۔ (نقطۃ الکاف ص۱۲۲)	”ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔“ (انوار خلافت ص۹۰) ”اگر کسی احمدی کے والدین غیر احمدی ہوں اور وہ مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔“ (الفضل مورخہ ۲؍مارچ ۱۹۱۵ء) ”اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ بھی مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔“ (فتاویٰ احمدیہ ج ص۳۸۳) ”مسیح قادیانی کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو زبانی طور پر آپ کی تصدیق کرتا تھا۔ لیکن مسیح موعود نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔“ (فتاویٰ احمدیہ ص۳۸۱)

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

بخاری مسجد چناب نگر میں سیرت النبیؐ کانفرنس

۱۲؍ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ کو بخاری مسجد چناب نگر میں ایک عظیم الشان ''ولادت باسعادت حضور خاتم النبیینﷺ'' کے عنوان سے جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ، جناب قاری محمد یامین گوہر اور دیگر علماء کرام نے شرکت فرمائی اور بیانات کئے۔ عقیدۂ ختم نبوت حضورﷺ کی ولادت باسعادت اور سیرت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کو دعوت اسلام دی گئی۔

جامع مسجد احمد نگر میں جلسہ سیرت النبیؐ

۱۰؍ربیع الاوّل کو جامع مسجد مسلم ختم نبوت واقع احمد نگر میں ''سیرت النبیﷺ'' کے موضوع پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا غلام مصطفیٰ، قاری محمد یامین گوہر، مولانا غلام رسول دین پوری نے بیانات کئے۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے مسجد کی واگزاری کی مفصل روداد بیان کی۔ جب کہ قاری محمد یامین گوہر اور مولانا غلام رسول دین پوری نے سیرت النبیﷺ کے مختلف پہلوؤں پر بیانات کئے۔ الحمدللہ! سامعین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ مسجد میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ اختتام پروگرام پر ماحضر بھی پیش کیا گیا۔

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں چند بچوں کا ختم قرآن

گذشتہ دنوں قاری محمد رمضان کی کلاس میں حافظ محمد انس (عمر تقریباً ۱۲سال) نے قرآن پاک حفظ کیا۔ اختتام پر شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے دعا کرائی۔ اس سے قبل قاری محمد سلمان ارشد کی کلاس میں دو بچوں حافظ محمد امجد اور حافظ محمد عدنان نے قرآن مجید حفظ کیا۔ اختتامی دعا مولانا غلام رسول دین پوری نے کرائی۔ ۷؍ربیع الاوّل کو قاری محمد شاہد رحیمی کی کلاس میں دو بچوں (حافظ عبدالوہاب، حافظ محمد افضال) نے قرآن پاک مکمل کیا۔ جس کی اختتامی دعا مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کرائی۔ اللہ تعالیٰ ادارہ ختم نبوت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطاء فرمائے۔ آمین!

امتحانات وسطانی

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں درجہ کتب اور درجہ حفظ کا وسطانی امتحان ۱۵؍ربیع الاوّل سے شروع ہوا۔ ہفتہ بھر امتحان رہا۔ جس میں درجہ کتب کے ساٹھ کے قریب اور درجہ حفظ کے پونے دوسو سے زائد طلبہ نے شرکت کی۔ الحمدللہ! گذشتہ سالوں کی نسبت نتیجہ اچھا رہا۔ اللہ تعالیٰ اساتذہ کرام اور طلبہ کرام کی محنتوں میں برکت عطاء فرمائے۔ آمین! اور ادارہ کو مزید ترقیات سے نوازے آمین!

اسلام زندہ باد

بتاریخ 6 اپریل بروز بدھ بعد نماز مغرب

ختم نبوت زندہ باد

عظیم الشان تاریخی ختم نبوۃ کانفرنس

زیر سرپرستی

حضرت اقدس مولانا قاضی ظہور الحسن اظہر صاحب

امیر تحریک خدام اہلسنت والجماعت پاکستان

بمقام

میونسپل اسٹیڈیم جہلم

زیر صدارت

حکیم العصر مُحدّثِ دوراں ولیِ کامل مخدومُ العلماء

حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلہ جہلم

0345-5511786

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

لائسنس نمبرز وزارت اوقاف ENR 2203 // ٹور اینڈ ٹریول LHR 4398

میانوالی و بھکر میں واحد منظور شدہ کمپنی

عمرہ

کی بکنگ جاری ہے

ڈبل عمرہ

قدم بہ قدم خصوصی راہنمائی

خانقاہ سراجیہ

حج و عمرہ سروسز (پرائیویٹ) لمٹیڈ

ہمارا کوئی ایجنٹ نہیں ہے۔ براہ راست رابطہ کریں

صاحبزادہ سعید احمد
0332-8542545

صاحبزادہ نجیب احمد
0333-5104334

محمود اقبال ملک
0301-8554949

اکانومی پیکج

ایام قیام مکہ، مدینہ، مکہ	دو بیڈ	تین بیڈ	مشترکہ	کل ایام
2+3+2	30,000	22,000	18,000	7
3+9+2	36,000	28,000	21,000	14
5+12+4	43,000	34,000	27,000	21
6+15+7	51,000	42,000	34,000	28

رابطہ عائشہ مارکیٹ بلوخیل روڈ میانوالی Ph: 0459-231246

قیمت فی شمارہ -/10 روپے
قیمت سالانہ -/100 روپے